عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۵ | ۲۱ تا ۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۴۰

نفس کے فریب

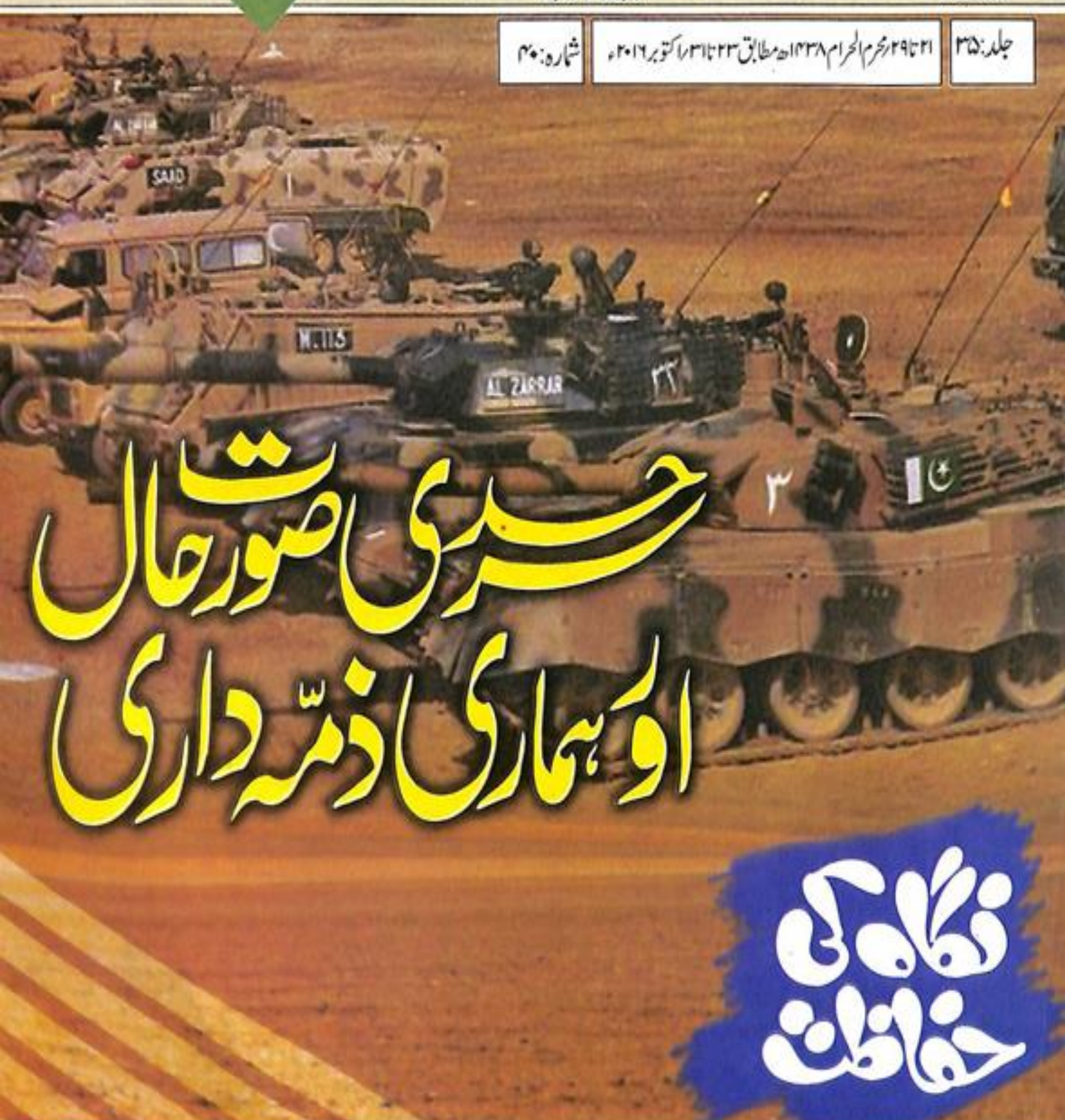

سرحدی صورتحال اور ہماری ذمّہ داری

نگاہ کی حفاظت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

جنازہ آہستہ آواز میں

س:...... کیا نماز جنازہ میں مخصوص تکبیروں کے علاوہ کوئی دوسری آیات پاک پڑھی جاسکتی ہیں؟ حالانکہ تمام مسلمان مخصوص تکبیریں ہی پڑھتے ہیں، جو کہ نماز جنازہ کے لئے ہیں۔

ج:...... نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں، پہلی تکبیر کے بعد امام اور مقتدی ثنا پڑھتے ہیں، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا پڑھی جاتی ہے اور چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرا جاتا ہے۔ آپ نے جس جنازہ اور امام کی اونچی آواز میں کچھ تلاوت کا ذکر کیا ہے، غالباً یہ امام صاحب غیر مقلد ہوں گے۔ ورنہ تمام ائمہ اور خود حرمین شریفین میں آہستہ آواز میں نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے۔

س:...... کیا نماز جنازہ میں یہ صحیح ہے کہ پیچھے مقتدی بالکل خاموش کھڑے رہیں اور امام صاحب اونچی آواز میں اپنی منتخب کی ہوئی تکبیروں کو پڑھیں۔

ج:...... جی ہاں! مقتدی اور امام ثنا، درود شریف اور دعا آہستہ آواز میں پڑھیں گے، البتہ تکبیرات امام اونچی آواز میں اور مقتدی آہستہ آواز میں کہیں گے، یہی سنت ہے۔

نکاح پر کوئی اثر نہیں

س:...... میری چھوٹی بہن کا نکاح پانچ سال پہلے چچا کے بیٹے کے ساتھ ہوا تھا۔ نکاح کے وقت لڑکا اور اس کی ماں راضی نہ تھے۔ لڑکے کے والد نے اس کی ماں کو دھمکی دی کہ اگر میری بھتیجی کا نکاح میرے بیٹے کے ساتھ نہ ہوا تو میں تمہیں یعنی اپنی بیوی کو طلاق دے دوں گا اور ساری اولاد کو جائیداد سے عاق کر دوں گا۔ یہ دھمکی دینے پر چچا کا بیٹا اور بیوی نکاح کے لئے رضامند ہوگئے۔ اب پانچ سال گزرنے کے بعد لڑکے نے کبھی میری بہن یا میرے گھر والوں سے کبھی رابطہ نہیں کیا۔ ان پانچ سالوں میں صرف دو مرتبہ اس لڑکے نے میری بہن سے بات کی، اب لڑکا چار سال سے بیرون ملک گیا ہوا ہے اور جب بھی رخصتی کی بات کرتے ہیں تو لڑکے کا باپ کہتا ہے کہ ابھی تھوڑا انتظار کریں۔ لڑکا وہاں سیٹ ہو جائے تب واپس آئے گا۔ تین سال سے یہی کہہ رہے ہیں کہ لڑکے نے ویزہ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے جس دن اس کا ویزہ لگ جائے گا اس کو فوراً واپس بلالیں گے، جبکہ میری بہن کی عمر ۲۷ سال ہوگئی ہے۔ کافی لوگوں نے یہ کہا ہے کہ نکاح کے بعد صرف چار ماہ کی مدت ہوتی ہے جب میاں بیوی علیحدہ رہ سکتے ہیں، جبکہ میری بہن سے تو چار سال سے لڑکے نے بات نہیں کی، آپ اس بارے میں بتائیں کہ کیا واقعی ہی نکاح ٹوٹ چکا ہے؟ یا اس نکاح کی کیا حیثیت ہے؟ نکاح کے وقت لڑکی سے بھی پوچھا نہیں گیا۔

ج:...... یوں تو نکاح کے بعد اگر ساری زندگی میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ رہیں تو نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ جب نکاح ہو جائے تو جب تک شوہر طلاق نہ دے نکاح نہیں ٹوٹتا، تاہم یہ دیکھ لیا جائے کہ اگر آپ کی بہن کا شوہر آپ کی بہن کو آباد نہیں کرنا چاہتا یا اس کو آپ کی بہن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے تو اس معصومہ کی زندگی برباد کرنے سے بہتر ہے کہ وہاں سے طلاق لے کر اس کا کہیں اور نکاح کرلیا جائے۔ اس لئے کہ جب رخصتی سے قبل لڑکے کا یہ طرز عمل ہے تو نہیں معلوم کہ وہ رخصتی کے بعد کیا گل کھلائے گا؟

ہفت روزہ

ختمِ نبوّۃ

کراچی

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری　　صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی　　مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۵　　۲۱ تا ۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ اکتوبر ۲۰۱۶ء　　شمارہ:۴۰

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

ملکی اور سرحدی صورتِ حال اور ہماری ذمہ داری	۵	محمد اعجاز مصطفی
غضِ بصر ''نگاہ کی حفاظت وعفت''	۹	مولانا اشرف علی تھانوی
نفس کے فریب	۱۲	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۱۴	ادارہ
مرزا قادیانی کا تعارف وکردار (۹)	۱۹	حافظ عبیداللہ
ختم نبوت کانفرنس، ہنڈ والہیار	۲۲	مفتی ذوالفقار احمد
لکی شہر میں ختم نبوت کانفرنس	۲۳	مولانا محمد ابراہیم ادھی
نزولِ عیسیٰ علیہ السلام (۹)	۲۵	مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری　مطبع: القادر پرنٹنگ پریس　طابع: سید شاہد حسین　مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

تقدیر اور اس کے متعلقات

ابتدائے آفرینش میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے دو عہد لئے تھے، ایک عہد عام بندوں سے لیا تھا اور ایک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیا گیا تھا۔ ہم نے حدیث کا صرف وہ حصہ بیان کیا ہے جس میں عام بندوں کے عہد کا ذکر ہے اور یہ جو فرمایا: میرا شکر ادا کیا جائے، اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مخلوق میں تفاوت ہوگا، کوئی امیر کوئی فقیر، کوئی بیمار کوئی تندرست، کوئی عالم کوئی جاہل، کوئی کالا کوئی گورا تو ایک دوسرے کو دیکھ کر میرا شکر ادا کریں گے اور میرے احسانات کے شکر گزار ہوں گے۔ یہ حدیث طویل تھی صرف اس حصے پر اکتفا کیا گیا، جس کا تعلق تقدیر کے مسئلے سے ہے۔

۶:...... حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میری قضا و قدر، میرے فیصلے اور میری مقرر کی ہوئی قسمت سے راضی نہیں ہے، اس کو چاہئے کہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کرلے۔ (طبرانی ابن حبان، بیہقی، ابن النجار)

۷:...... ابو ہند الداری کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جو میرے فیصلے اور حکم سے خوش نہ ہو اور میری بھیجی ہوئی بلا اور مصیبت پر صبر نہ کرے، اس کو چاہئے کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا رب تلاش کرلے۔ (ابن حبان، طبرانی، ابوداؤد، ابن عساکر)

۸:...... ابو امامہؓ کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میں نے ہی خیر کو پیدا کیا ہے اور میں ہی شر کا خالق ہوں، پس مبارک ہے وہ شخص جس کو میں نے خیر کے لئے پیدا کیا ہے اور اس کی ذات سے خیر کو جاری کیا اور بدبخت ہے وہ شخص جس کو میں نے شر کے لئے پیدا کیا اور اس کی ذات کو شر کے لئے مخصوص کردیا۔'' (ابن شاہین)

۹:...... ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لوحِ محفوظ میں یہ الفاظ لکھے: ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، بے شک جس شخص نے اپنے آپ کو میرے حکم اور فیصلے کے سپرد کردیا اور میرے حکم پر راضی رہا اور میری بھیجی ہوئی بلا اور مصیبت پر صبر کیا، اس کو میں قیامت کے دن صدیقوں کے ساتھ اٹھاؤں گا۔'' (دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ جو ہماری قضا و قدر پر راضی رہتا ہے اور اپنے کو ہمارے سپرد کردیتا ہے تو ہم ایسے بندہ کا حشر صدیقوں کے ساتھ کریں گے۔

۱۰:...... حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''ابن آدم کو نذر دینے سے وہ چیز حاصل نہیں ہوسکتی جس کو میں نے اس کے لئے مقدر نہ کیا ہو اور اس کی تقدیر میں نہ لکھا ہو، ہاں اس کا نذر دینا اس کو اس تقدیر سے ملادیتا ہے جو نذر کے ساتھ میں نے معلق کررکھی ہے اور جس کی وجہ سے میں نے بخیل کے ہاتھ سے مال نکلوانا مقدر کیا ہوتا ہے، پس بخیل مجھ کو اس کی وجہ سے مال دیتا ہے جو اس سے پہلے نہ دیتا۔ (احمد، بخاری، نسائی)

مسواک

س:...... مسواک کسے کہتے ہیں؟

ج:...... کسی بھی درخت کی وہ لکڑی جسے چبا کر برش بناتے ہوئے دانتوں کی صفائی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس لکڑی کو مسواک کہتے ہیں۔

س:...... مسواک کی موٹائی اور لمبائی کتنی ہونی چاہئے؟

ج:...... بہتر یہ ہے کہ ایک انگلی کی موٹائی کے برابر موٹائی اور ایک بالشت کے برابر لمبائی ہونی چاہئے، اس سے کم و بیش موٹائی اور لمبائی بھی جائز ہے۔

س:...... مسواک کا استعمال کن کن موقعوں کے لئے بتایا جاتا ہے؟

ج:...... ہر وضو کے کرتے ہوئے، صبح سو کر اٹھنے کے بعد، ہر کھانا کھانے کے بعد اور رات کو سونے سے پہلے اس کا استعمال مفید بتلایا گیا ہے۔ بعض احادیث میں ہر نماز کے وقت بھی مسواک کرنا بتلایا گیا ہے، لیکن ہمارے علماء کرام نے نماز سے مراد وضو لیا ہے۔

س:...... کیا شریعت نے اس کے فوائد بھی بتلائے ہیں؟

ج:...... جی ہاں! ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ:

(۱) جو نماز مسواک کرکے پڑھی جائے وہ اس نماز سے جو مسواک کے بغیر پڑھی جائے ۷۰ درجے افضل ہے۔

(۲) منہ کو صاف کرتی ہے۔

(۳) اللہ کی رضا کا سبب ہے۔

(۴) شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔

(۵) مسواک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے محبوب رکھتے ہیں۔

(۶) مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔

(۷) بلغم کو کاٹتی ہے۔

(۸) منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔

(۹) صفرا کو دور کرتی ہے۔

(۱۰) نگاہ کو تیز کرتی ہے۔

علماء کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسواک کرنے کے اہتمام میں ستر (۷۰) فائدے ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا نصیب ہوتا ہے۔ ☆☆

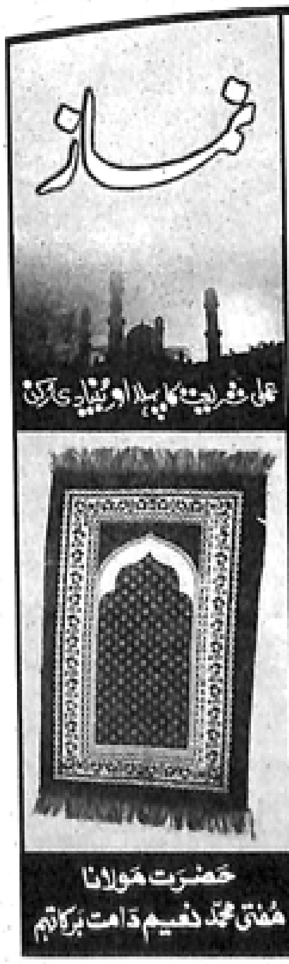

محمد اعجاز مصطفیٰ

اداریہ

ملکی اسرحدی صورت حال اور ہماری ذمہ داری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

گزشتہ دو ماہ سے ایک بار پھر بھارت مقبوضہ کشمیر کے مجبور و مقہور مسلمانوں پر ظلم و ستم، جبر و تشدد اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کیے ہوئے ہے۔ حال ہی میں سو سے زائد حریت پسند کشمیریوں کو شہید، کم سن بچوں سمیت سینکڑوں افراد کو پیلٹ گنوں کے ذریعے نشانہ بنا کر انہیں بینائی سے محروم اور ۶ ہزار سے زائد غیر مسلح شہریوں کو زخمی کر چکا ہے۔ اس کے باوجود اس کے جنگی جنون اور باؤلے پن میں فی الحال کمی آنے کا کوئی امکان نظر نہیں آ رہا، بلکہ پاکستان کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف صاحب نے جب ۲۲ ستمبر ۲۰۱۶ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں دوسری اہم اور ضروری باتوں کے علاوہ کشمیریوں پر ڈھائے گئے ان مظالم کو پیش کیا اور کہا کہ: مسئلہ کشمیر کے حوالے سے دنیا اپنے وعدے پورے کرے۔ یہ تنازع طے کیے بغیر خطے میں امن ممکن نہیں۔ کشمیریوں پر بھارتی مظالم کی تحقیقات کرائی جائے۔ کشمیریوں کی نئی نسل ناجائز تسلط کے خلاف خود اُٹھ کھڑی ہوئی۔ برہان وانی کشمیر کی تحریک آزادی میں نئی علامت بن کر سامنے آیا۔ مرد، عورتیں اور بچے سڑکوں پر نکل کر آزادی مانگ رہے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر میں ریفرنڈم کا انعقاد کرایا جائے۔ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے شواہد اقوام متحدہ کو دیں گے۔ بھارتی فوج ظالمانہ اور بہیمانہ ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ مقبوضہ وادی کو غیر فوجی علاقہ بنایا جائے۔ بیرونی سرپرستی میں پاکستان میں عدم استحکام کی اجازت نہیں دیں گے! تو بھارتی حکومت ''کھسیانی بلی کھمبا نوچے'' کے مصداق ان مظالم کا کوئی جواب یا جواز تو نہ دے سکی، لیکن پاکستانی سرحد پر اس نے بلاجواز چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔

یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ کیا بھارت یہ سب کچھ اپنے بل بوتے پر کر رہا ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں! بلکہ بھارت اور مودی کے پس پشت وہ ملک اور قوت ہے جس کو پاکستان آج تک اپنا دوست کہتا آیا ہے اور جس کے لیے اس نے اربوں کھربوں ڈالروں کے علاوہ لاکھوں انسانوں کی قربانی بھی دی ہے، جس کا خمیازہ آج تک پاکستان کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ آج امریکہ بھارت کو تھپکی دے رہا ہے اور پاکستان کو چین دوستی کی سزا دینا چاہ رہا ہے۔ اس کے علاوہ تیس سال سے ۱۵ لاکھ افغانیوں کو پاکستان نے ٹھکانہ دیا وہ افغانستان بھی بھارتی بولی بول رہا ہے۔

ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ قوم کو متحد کیا جائے، حکمران ہوں یا سیاستدان، قومی اداروں کے سربراہان ہوں یا ان کے مشیران، سرکاری اہل کار ہوں یا پاکستانی عوام سب کندھے سے کندھا ملا کر اپنی افواج کی پشت پر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے ہوں تو ان شاء اللہ! دشمن کو ہمارے ملک کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کا کبھی حوصلہ نہیں ہوگا۔

لیکن ہمارے حکمرانوں کے طرز عمل سے لگ یہ رہا ہے کہ ان کو شاید سرحدی صورت حال کی کوئی پرواہ نہیں، اور نہ ہی انہیں قومی اتحاد کی ضرورت ہے،

بس وہ تو صرف اپنے بیرونی آقاؤں کی خوشنودی کی بنا پر یہ چاہ رہے ہیں کہ عوام خصوصاً دین دار طبقے کو نشانہ پر رکھا جائے، اور ان کو خودساختہ قوانین کی جکڑ بندیوں میں الجھا کر دینی خدمت سے بتدریج دور کیا جائے، جس کی تازہ مثال اخبارات کے ذریعہ ملنے والی یہ خبر ہے کہ سندھ حکومت قانون سازی کر رہی ہے کہ پہلے سے رجسٹرڈ مدارس کی از سرِ نو رجسٹریشن کی جائے گی۔ رجسٹر شدہ مدارس کو اس بات کا پابند بنایا جائے گا کہ سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے این.او.سی لیں۔ اسی طرح مجوزہ قانون کے تحت پہلے سے رجسٹرڈ مدارس کے بارہ میں کہا جارہا ہے کہ وہ سیکرٹری داخلہ، متعلقہ ایس ایس پی، وزارتِ مذہبی امور جیسے اداروں سے این.او.سی لیں۔

اس مجوزہ قانون کی خبر سے ملک بھر میں پھیلے ہزاروں مدارس کی انتظامیہ، اساتذہ، طلبہ، دینی طبقہ اور مذہبی جماعتوں میں اضطراب کا پیدا ہونا فطری امر تھا، جس کا اظہار کراچی میں جمعیت علمائے اسلام کی لاکھوں پر مشتمل ریلی سے ہوا اور جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کے ناظم اعلیٰ مولانا راشد محمود، صوبہ سندھ کے نائب امیر حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب اور دیگر ذمہ داران نے جہاں یہ مطالبہ دُھرایا کہ حکومت کے ہم سے کیے گئے وعدوں کے مطابق شہید راہِ حق حضرت ڈاکٹر مولانا خالد محمود سومرو نور اللہ مرقدہٗ کا کیس فوجی عدالت میں بھیجا جائے، وہاں انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ مدارس کے بارہ میں کوئی بھی قانون سازی اہلِ مدارس اور مذہبی جماعتوں کی مشاورت کے بغیر نہیں کی جائے گی، جس کو حکومتی نمائندوں نے بھی تسلیم کیا۔ لیکن اس کے باوجود حکومتی پرنالہ وہیں رہا، جس کی بنا پر اتحاد تنظیماتِ مدارسِ دینیہ کی قیادت نے کراچی میں ایک اجلاس منعقد کیا اور اس کے بعد ایک بھرپور پریس کانفرنس کی جو وقت کی اہم ضرورت اور تمام مدارس کی مشترک آواز تھی۔ ان قائدین نے کہا: رجسٹرڈ مدارس کے لیے دوبارہ رجسٹریشن کی پابندی کسی صورت قابلِ قبول نہیں ہے۔ یہ ملکی قانون کی نفی کے مترادف ہے۔ سو فیصد یک طرفہ، جانبدارانہ اقدام ہے، اس سے مدارس کے بارے میں تعصب کی بُو آتی ہے۔ ہمیں اعتماد میں لیے بغیر دینی مدارس کے بارہ میں جو بھی قانون سازی کی جائے گی، وہ قبول نہیں ہوگی۔ افادۂ قارئین اور ریکارڈ کے طور پر اس پریس کانفرنس کو اداریہ کا حصہ بنایا جارہا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

''کراچی.... اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے قائدین حضرت مولانا سلیم اللہ خان، پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مفتی محمد رفیق حسنی، مولانا امداد اللہ، مولانا عبید اللہ خالد، مولانا قاری عبدالرشید، مولانا ضیاء الرحمٰن، مولانا یاسین ظفر، مولانا افضل حیدری، مولانا عبدالوحید اور مولانا ریحان امجد علی نعمانی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک سال پہلے وفاق، وزارتِ داخلہ، نیکٹا اور دیگر اداروں کی شمولیت کے ساتھ اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان اور حکومتِ پاکستان کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے، جس میں مدارس کی رجسٹریشن اور اس کے لیے مطلوبہ امور اور ڈیٹا کلیکشن کے لیے باقاعدہ پرفارما اور ضمیمہ جات کی منظوری دی گئی اور وفاقی وزارت داخلہ نے صوبوں سے بھی اس کے بارے میں رضامندی حاصل کی اور اس کی خاطر کافی کاوشیں کی گئیں، اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کی رُکن پانچوں تنظیمات نے اُسے قبول کیا۔ ہم نے قومی بیانیہ بھی باہمی اتفاق رائے سے مرتب کیا اور اُس میں ہمارا حصہ سب سے زیادہ تھا۔ اس کے جاری کرنے کے لیے وزیر اعظم پاکستان، چیف آف آرمی اسٹاف، تمام متعلقہ وفاقی وزارتوں اور حساس اداروں کی موجودگی میں فیصلہ کُن اجلاس ہونا تھا، جو ملک میں وقتاً فوقتاً پیش آمدہ حالات کی وجہ سے تاریخ مقرر کرنے کے باوجود مؤخر ہوتا رہا۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ اس پر عمل درآمد کیا جاتا، تاکہ حکومت اور دینی مدارس کی تنظیمات کے درمیان باہمی اعتماد کا رشتہ قائم رہے۔ صوبہ سندھ کی حکومت نے جو مسوّدۂ قانون ترتیب دیا ہے، اس کی ہمیں ہوا تک نہیں لگنے دی گئی، صرف میڈیا سے رِس رِس کر یعنی Leak ہوکر جو خبریں آتی رہیں، اُن کی رُو سے پہلے سے رجسٹرڈ مدارس کی از سرِ نو رجسٹریشن کی جائے گی، حالانکہ حکومت کے ساتھ گزشتہ تین عشروں کے تمام

معاہدات میں یہ طے ہے کہ جو مدارس سوسائٹی ایکٹ یا ٹرسٹ ایکٹ کے تحت پہلے سے رجسٹرڈ ہیں، اُسے درست اور قانونی تسلیم کیا جائے گا۔ البتہ تمام مدارس اپنا ڈیٹا سال بہ سال فراہم کریں گے اور اُس کا طریقہ کار بھی طے ہو چکا ہے۔ لہٰذا پہلے سے رجسٹرڈ مدارس کے لیے دوبارہ رجسٹریشن کی پابندی کسی صورت قابلِ قبول نہیں ہے، یہ ملکی قانون کی نفی کے مترادف ہے اور سو فیصد یک طرفہ اور جانب دارانہ اِقدام ہے، بلکہ اس سے مدارس کے بارے میں تعصب کی بُو آتی ہے۔

رجسٹرڈ مدارس کو اس بات کا پابند بنانا کہ سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے این.او.سی لیں مضحکہ خیز بات ہے۔ ہمارا حکومت سے سوال ہے کہ وہ مدارس کو تعلیمی ادارے سمجھتی ہے یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے، تو کیا صوبہ سندھ اور ملک بھر میں نرسری سے لے کر یونیورسٹی کی سطح تک ہزاروں کی تعداد میں پرائیویٹ سیکٹر میں جو تعلیمی ادارے جا بہ جا قائم ہیں اور رفاہی وتجارتی عمارات میں نہیں ہیں، بلکہ آبادیوں کے درمیان رہائشی عمارات اور فلیٹس میں ہیں، کیا اُن سب سے بھی سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے این.او.سی لینے کا قانون بنایا گیا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے، تو پھر کیا دینی مدارس میں پڑھنے والے طلبہ وطالبات اس ملک کے شہری نہیں ہیں؟ اس شرط کے تحت تو تقریباً اسّی فیصد یا اس سے بھی زیادہ تعلیمی اداروں کو قانون بنانے کے اگلے دن تالے لگ جائیں گے اور حکومت کے لیے ایک ناقابلِ حل بحران پیدا ہو جائے گا۔ یہاں تو حال یہ ہے کہ رفاہی اداروں میں سینکڑوں کی تعداد میں شادی ہال بنے ہوئے ہیں، فٹ پاتھوں سے متصل راہداریوں پر بلند وبالا فلیٹ بنے ہوئے ہیں، ان کے پیچھے بااثر سیاسی قوتیں اور بلڈرز مافیا ہے، کیا سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے کسی نے اس کی جواب طلبی کی ہے؟ اسی طرح مجوزہ قانون کے تحت پہلے سے رجسٹرڈ مدارس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ وہ متعدد محکموں یعنی سیکرٹری داخلہ، متعلقہ ایس ایس پی اور وزارتِ مذہبی امور سے این.او.سی لیں، اس طرح کی امتیازی پابندیاں لگانا دینی تعلیم کو کچلنے کے مترادف ہے، جب کہ دستورِ پاکستان کا آرٹیکل: ۳۱ سیکشن: ا حکومت کو اس بات کا پابند کرتا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لیے اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے جن کی مدد سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں۔

ہم یہ بات ریکارڈ پر لانا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس سے قبل گورنر ہاؤس میں گورنر سندھ جناب ڈاکٹر عشرت العباد خان کی صدارت میں اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کی قیادت کا اسی مجوزہ قانون کے حوالے سے اجلاس ہوا اور اس اجلاس میں اُس وقت کے مشیرِ مذہبی امور ڈاکٹر عبدالقیوم سومرو نے یقین دلایا کہ مدارس کو اعتماد میں لیے بغیر اُن کے بارے میں کوئی قانون سازی نہیں کی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ بار بار اس یقین دہانی کی خلاف ورزی کیوں کی جا رہی ہے؟ ہم یہ بات بھی ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کے سیکرٹری جنرل مفتی منیب الرحمٰن نے ٹی.سی.ایس کے ذریعے ۲۱ راگست ۲۰۱۶ء کو سید مراد علی شاہ وزیرِ اعلیٰ سندھ کو خط بھیجا کہ اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کی قیادت کو ملاقات کا موقع عنایت فرمائیں، مگر پورا ایک مہینہ گزرنے کے باوجود اُن کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ مفتی منیب الرحمٰن نے مشیرِ اطلاعات مولا بخش چانڈیو کو میسج کیا کہ ضروری بات کرنی ہے، انہوں نے بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

لہٰذا ہم برملا یہ اعلان کر رہے ہیں کہ اتحادِ تنظیماتِ مدارس پاکستان کو اعتماد میں لیے بغیر دینی مدارس کے بارے میں جو بھی قانون سازی کی جائے گی، وہ ہمارے لیے قابلِ قبول نہیں ہوگی۔ دنیا بھر میں قانون سازی چوری چھپے نہیں ہوتی، بلکہ اس قانون سے متاثر ہونے والے طبقات اور اداروں کو اعتماد میں لیا جاتا ہے۔ اسمبلیوں میں قانون سازی کے لیے مجالسِ قائمہ کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہے؟ اس وقت ملک

نازک حالات سے گزر رہا ہے، ہندوستان پاکستان دشمنی میں تمام حدود کو عبور کر رہا ہے اور قومی اتحاد کی بے حد ضرورت ہے۔ہم یہ بات بھی ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ نیشنل ایکشن پلان میں مذہب ومسلک کو جو بطور خاص ہدف بنایا گیا ہے، اس پر تمام تر تحفظات کے باوجود ملک وقوم کے بہترین مفاد میں ہم نے نیشنل ایکشن پلان اور اکیسویں آئینی ترمیم کی علانیہ طور پر مکمل حمایت کی اور اس پر عمل درآمد کے حوالے سے دینی مدارس وجامعات نے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی، کیونکہ یہ ملکی سالمیت کے مفاد میں ہے۔ہم نے ضربِ عضب کی مکمل حمایت کی اور ملک کی داخلی وخارجی سلامتی کے لیے مسلح افواج کی بے پناہ قربانیوں کو خراجِ تحسین وعقیدت پیش کیا اور آج بھی ہم مسلح افواج کی پشت پر کھڑے ہیں، تو ہمیں بتایا جائے کہ آخر مسئلہ کیا ہے؟

ہم نہایت ذمے داری کے ساتھ سندھ حکومت کو کہنا چاہتے ہیں کہ دینی مدارس کے بارے میں کسی بھی قانون سازی سے پہلے ہمیں اعتماد میں لیا جائے، یہ ہمارا جائز آئینی، قانونی، دینی اور بنیادی حق ہے۔ہم ہر مثبت، تعمیری اور غیر جانبدارانہ اقدام میں تعاون کریں گے اور جو بات ناقابلِ قبول ہے، اس کی اصلاح کے لیے مثبت تجاویز دیں گے۔ہم ہندوستانی حکومت کی طرف سے مقبوضہ کشمیر میں ڈھائے جانے والے بے پناہ مظالم کی شدید مذمت کرتے ہیں اور کشمیر کے مظلومین کو اپنی پوری اخلاقی حمایت کا یقین دلاتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مقبوضہ کشمیر کے مظلومین کے مسئلے کو عالمی سطح پر اجاگر کرنے کے لیے ہر ممکن حکمتِ عملی اختیار کی جائے اور اقوامِ متحدہ، او آئی سی اور حقوق انسانی کے عالمی اداروں کو اس کی بابت جھنجھوڑا جائے۔اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر وزیرِ اعظم پاکستان نے او آئی سی، سیکرٹری جنرل یو این او، وزیرِ اعظم چین اور دیگر اہم ممالک اور اداروں کے ذمے داران سے جو مقبوضہ کشمیر کے مظلومین کے حق میں پیش رفت کی ہے، اُس کی تحسین کرتے ہیں۔

ہندوستان امریکہ کی سرپرستی میں اپنے آپ کو اس پورے خطے کا پولیس مین اور سپر طاقت سمجھنے لگا ہے اور آئے دن پاکستان کو دھمکیاں دیتا ہے اور پاکستان کا سفارتی مقاطعہ اور تنہا کرنے کی کوشش کر رہا ہے، ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ کسی بھی مشکل صورتِ حال میں پوری پاکستانی قوم اور سیاسی ودینی قوتیں اپنے دین ووطن کے تحفظ کے لیے یکجا ہیں اور کسی بھی انتہائی اقدام سے گریز نہیں کریں گے۔ہم نے طے کیا ہے کہ کل جمعۃ المبارک کے خطبات میں اس مجوزہ بل پر احتجاج کیا جائے گا اور عوام کو سندھ حکومت کے مدارس دشمن عزائم کے بارے میں آگہی دی جائے گی۔‘‘

جیسا کہ آپ نے بھی پڑھا کہ یہ تمام امور وفاقی حکومت سے مشاورت کے بعد طے ہو چکے ہیں، کئی ایک پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے، کئی ایک امور حل طلب ہیں، وہ بھی مناسب موقع پر اجلاس کے بعد حل ہو جائیں گے، اس کے باوجود حکومت سندھ کا ایک نیا شوشہ چھوڑنا اور ان نامناسب حالات میں اپنی قوم کو ذہنی وفکری اضطراب میں مبتلا کرنا اور ان کو تقسیم کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔

لہٰذا ہماری درخواست ہے کہ ان طے شدہ امور کو چھیڑ کر قوم کو اضطراب میں مبتلا نہ کیجیے، بلکہ قومی اتحاد کو پروان چڑھائیے، ان شاء اللہ! وقت آنے پر یہ مذہبی طبقہ اپنے دین، اپنے ملک اور اپنی فوج کے شانہ بشانہ کھڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی مدد وقوت سے لیس ہو کر اپنے ملک کے ایک ایک انچ کا تحفظ اپنے خونِ جگر سے کر کے دکھائے گا، وما ذلک علی اللّٰہ بعزیز۔

’’یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ أَقْدَامَکُمْ۔‘‘

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

غضِّ بصر

نگاہ کی حفاظت وعفت

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

اللہ تعالیٰ سورۂ مومن میں ارشاد فرماتے ہیں:

’’یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ۔‘‘ (المؤمن:۱۹)

ترجمہ: ’’اللہ تعالیٰ آنکھوں کی خیانت کو جانتے ہیں اور جس شے کو سینے میں چھپاتے ہو اس کو بھی جانتے ہیں۔‘‘

یہ ایک ایسی آیت ہے جس کے الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے ایک امر قبیح پر مطلع فرمایا ہے، جس مرض کا اس میں بیان ہے آج کل اس میں بہت لوگ مبتلا ہیں۔ مرض سے یہاں مراد معصیت ہے، جس طرح مرض کی حقیقت یہ ہے کہ جسم میں اعتدال نہ رہے، اسی طرح معصیت میں بھی قلب کے مزاج میں اعتدال نہیں رہتا اور اس کا انجام جسمانی مرض سے زیادہ مضر ہے۔

کسی نے بقراط سے پوچھا تھا کہ امراض میں کون سا مرض زیادہ شدید ہے؟ اس نے کہا کہ جس مرض کو خفیف سمجھا جائے، وہ بہت شدید ہے، اس لئے کہ وہ لاعلاج ہے۔ اس طرح جس گناہ کو ہلکا سمجھا جائے، وہ بھی بہت شدید اور لاعلاج ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دو گناہوں کا ذکر فرمایا ہے، آنکھوں کے گناہ اور دل کے گناہ کا۔

یوں تو آنکھوں کے بہت سے گناہ ہیں، لیکن یہاں ایک خاص گناہ کا ذکر ہے، وہ ہے بدنگاہی۔ اس طرح دل کے بہت سے گناہ ہیں، لیکن بقرینہ سباق خاص گناہ کا ذکر ہے، یعنی نیت بری ہونا۔ ان دونوں گناہوں کو لوگ گناہ سمجھتے ہیں لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ جس درجہ ان کی مضرت ہے، اس قدر نہیں سمجھتے۔ اگرچہ گناہ کا ادنیٰ اثر یہ ہونا چاہئے کہ دل میلا ہو جائے مگر اس گناہ کے بعد دل بھی میلا نہیں ہوتا۔ اس لئے لوگ اسے بہت خفیف سمجھتے ہیں، کسی عورت کو دیکھ لیا، کسی لڑکے کو گھور لیا، اس کو ایسا سمجھتے ہیں کہ جیسے کسی اچھے مکان کو دیکھ لیا یا کسی پھول کو دیکھ لیا، پھر یہ گناہ ایسا ہے کہ اس سے بوڑھے بھی بچے ہوئے نہیں ہیں، کھلی بدکاری سے تو اکثر لوگ محفوظ ہیں کیونکہ اس کے لئے بڑے اہتمام کرنے پڑتے ہیں۔ اول تو جس سے ایسا فعل کرے، وہ راضی ہو اور رقم بھی پاس ہو، نیز شرم و حیاء بھی مانع نہ ہو۔ غرض اس طرح کے بہت سے موانع حائل رہتے ہیں۔ اس لئے شائستہ آدمی، خصوصاً جو دین دار سمجھتے ہیں، اس میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں۔ بخلاف آنکھوں کے گناہ کے کہ اس میں اس طرح کے موانع نہیں ہیں، نہ رقم کی ضرورت ہے، نہ بدنامی کا خدشہ کیونکہ اس کی خبر تو اللہ ہی کو ہے کہ کس نیت سے کس کو دیکھا ہے؟ مولوی صاحب، مولوی صاحب ہی رہتے ہیں اور قاری صاحب، قاری صاحب ہی رہتے ہیں۔ نہ اس فعل سے ان کی مولویت میں فرق آتا ہے اور نہ قاری صاحب کے قاری ہونے میں کوئی دھبہ لگتا ہے۔ دوسرے گناہوں کی خبر تو اوروں کو بھی ہوتی ہے مگر اس کی اطلاع کسی کو نہیں ہوتی۔ معصیت کرتے ہیں اور نیک نام بھی رہتے ہیں۔ لڑکیوں کو گھورتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کو بچوں سے بڑی محبت ہے، جب آنکھوں کے گناہ کی خبر نہیں ہوتی تو دل کے گناہ کی کس طرح اطلاع ہو سکتی ہے؟

اہلِ کشف نے لکھا ہے کہ بدنگاہی سے آنکھوں میں ایک ایسی ظلمت پیدا ہو جاتی ہے کہ جس کو تھوڑی سی بصیرت ہو، وہ پہچان لے گا کہ اس شخص کی نگاہ پاک نہیں ہے، اگر دو شخص جو ہر لحاظ سے ایک جیسے ہوں، لیکن ان میں سے ایک فاجر ہو اور دوسرا متقی ہو، تو جب چاہو دیکھ لو کہ متقی کی آنکھ میں رونق اور دل فریبی ہوگی اور فاسق کی آنکھ میں ایک قسم کی ظلمت اور بے رونقی۔ حضرت عثمانؓ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور وہ کسی کو بُری نگاہ سے دیکھ کر آیا تھا تو حضرت عثمانؓ نے خاص طور پر تو اس کو کچھ نہ فرمایا لیکن یہ فرمایا: ’’لوگوں کا کیا حال ہے کہ ان کی آنکھوں سے زنا ٹپکتا ہے۔‘‘ اہلِ کشف خصوصیت سے کسی کو کچھ نہیں کہتے بلکہ عیب پوشی کرتے ہیں، لیکن جو اس فعل میں مبتلا ہے، وہ سمجھ جائے گا کہ مجھے فرما رہے ہیں۔

بدنگاہی کا گناہ اکثر چھپا ہی رہتا ہے۔ اس لئے لوگ بے دھڑک اس میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہ مرض اول جوانی میں پیدا ہوتا ہے بلکہ سب گناہوں کی یہی شان ہے کہ اول جوانی کے تقاضے کی وجہ سے کیا جاتا ہے، پھر وہ مرض اور روگ لگ جاتا ہے اور

لب گورتک کیا جاتا ہے،لیکن جوان اور بوڑھے میں فرق یہ ہے کہ جوان آدمی تو معالجہ کے لئے کسی سے کہہ بھی دیتا ہے لیکن بوڑھا آدمی شرم کی وجہ سے کسی سے کہتا بھی نہیں ہے۔ پس اس کے مخفی رہنے اور خفیف ہونے کی وجہ سے لوگوں کی اکثریت اس میں مبتلا رہتی ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوگ اس سے واقف نہیں ہیں، ہم ہی واقف ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ تم جو یہ سمجھتے ہو کہ ہمارے اس گناہ کی کسی کو خبر نہیں ہے، صحیح نہیں۔ اس کی خبر ایسے کو ہے جس کو خبر ہوجانا غضب ہے، اس لئے کہ اس کو تم پر پوری قدرت حاصل ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ اس گناہ کا ذکر فرماکر اس کی سزا بیان نہیں فرمائی بخلاف دیگر معاصی کے کہ ان کی سزا بھی ساتھ ساتھ بیان فرمادی ہے۔ اس میں ایک نکتہ ہے کہ لوگوں کی طبیعتیں مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔بعض لوگوں کے لئے سزا اور سختی گناہ سے روکنے کے لئے کارگر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو حیادار ہوتے ہیں، اس گناہ کی تشہیر سے گڑ جاتے ہیں کہ اگر لوگوں کو اس کی خبر ہوئی تو باعث بدنامی ہوگا بالخصوص جب یہ معلوم ہو کہ ہمارا یہ جرم معاف بھی ہوجائے گا تو اور بھی زیادہ شرم محسوس کرتے ہیں۔غرض دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں، ایک تو وہ جو سزا کا نام سن کر رکتے ہیں اور ایک وہ جو صرف اطلاع کی خبر دینے سے شرماتے ہیں اور اس کام کے قریب نہیں جاتے۔ چنانچہ جو بے حیا تھے وہ تو یوں رکے کہ ''یعلم'' میں اشارہ سزا کی طرف بھی ہے، دوسرے اس لئے رکے کہ شرم سے گڑ گئے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کو جانتے ہیں۔ اس بات سے اندازہ ہوا کہ یہ مرض کتنا مہلک ہے۔

اب ہمیں اپنی حالت دیکھنی چاہئے کہ ہمارے اندر اس معصیت سے بچنے کا کتنا اہتمام ہے، میں دیکھتا ہوں کہ شاید ہزار میں ایک اس سے بچا ہوا ہو، ورنہ یہ ابتلائے عام ہے اور اس کو نہایت درجہ خفیف کہتے ہیں، جو لوگ جوان ہیں، ان کو تو اس کا احساس ہوتا ہے اور جن کی قوت شہویہ خفیف ہوگئی ہے، ان کو تو احساس بھی نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو تو شہوت ہی نہیں ہے، اس لئے کوئی حرج نہیں ہے۔ سوان کو مرض کا بھی پتا نہیں لگتا۔ بعضوں کو ایک اور طرح سے دھوکا ہوتا ہے، وہ یہ کہ شیطان بہکاتا ہے کہ جیسے کسی پھول، اچھے کپڑے اور اچھے مکان وغیرہ کو دیکھنے کو دل چاہتا ہے، ایسے ہی اچھی صورت دیکھنے کو بھی دل چاہتا ہے۔ یہ سراسر دھوکا ہے، یاد رکھو کہ رغبت کی مختلف قسمیں ہیں۔ جیسی رغبت پھول کی طرف ہوتی ہے، ویسی انسان کی طرف نہیں ہوتی، اچھے کپڑے کو دیکھ کر کبھی جی نہیں چاہتا کہ اس کو گلے لگالوں یا چپٹالوں جبکہ انسان کی طرف ایسی ہی رغبت ہوتی ہے۔

ایک اور دھوکا یہ بھی ہے کہ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جیسے اپنے بیٹے کو دیکھ کر جی چاہتا ہے کہ گلے لگالوں، اس طرح دوسرے کے بچے کو دیکھ کر بھی ہمارا یہی جی چاہتا ہے۔ حالانکہ اپنے بچوں کو گلے لگانا، چمٹانا اور طرح کا ہے، اس میں شہوت کی آمیزش نہیں ہوتی، جبکہ دوسرے کی اولاد کی طرف اور قسم کا میلان ہے کہ اس میں گلے لگانے سے بھی آگے بڑھنے کو بعض کا جی چاہتا ہے۔ لڑکوں کی رغبت تو سم قاتل ہے۔ نصوص میں تو اس کی حرمت ہے۔ ایک بزرگوں مطلق نظر کے لئے فرماتے ہیں: ''النظرۃ سھم من سھام ابلیس'' یعنی نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ حضرت ابوالقاسم قشیریؒ دونوں امر کی نسبت فرماتے ہیں کہ سالک کے لئے مردوں اور عورتوں کی مخالطت رہزن ہے۔ ایک بزرگ کا خاص مردوں کے حق میں قول ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اپنی بارگاہ سے مردود کرنا چاہتے ہیں، اس کو لڑکوں کی محبت میں مبتلا کردیتے ہیں۔ غرض یہ بہت بہت مضرت کی چیز ہے۔

دوسرے معاصی اور بدنگاہی کی معصیت میں ایک اور فرق بھی ہے وہ یہ کہ اور گناہوں کے کرنے کے بعد ان کا اثر ختم ہوجاتا ہے اور دل بھر جاتا ہے مگر بدنگاہی ایسی شے ہے کہ جب صادر ہوتی ہے تو اور زیادہ تقاضا ہوتا ہے۔ دیکھئے! آدمی کھانا کھاتا ہے اور سیر ہوجاتا ہے، پانی پیتا ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے، مگر یہ نظر ایسی بلا ہے کہ اس سے سیری نہیں ہوتی۔ اس حیثیت سے یہ گناہ تمام گناہوں سے بڑھ کر ہے۔

یہ گناہ اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ چنانچہ حدیث شریف ہے: ''میں بہت غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ ہم سب سے زیادہ غیرت والا ہے اور اس غیرت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بے شرمی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے، چاہے اس کی برائی کھلی یا چھپی ہو'' یہ سب فواحش ہیں۔ آنکھ سے دیکھنا، ہاتھ سے پکڑنا، پاؤں سے چلنا، ان سب کو شارع نے زنا ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ''آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے، کان زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا سننا ہے اور زبان بھی زنا کرتی ہے اس کا زنا بولنا ہے۔ یہ تمام فواحش ہیں جو اللہ تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہیں۔''

یہ جان لینے کے بعد کہ بدنگاہی ہر پہلو سے حرام اور گناہ کبیرہ ہے، آگے فرماتے ہیں: ''وما تخفی الصدور'' معصیت صرف نگاہ ہی سے نہیں بلکہ دل سے بھی ہوتی ہے، بہت لوگ دل سے سوچا کرتے ہیں اور عورتوں اور مردوں کا تصور کرتے ہیں اور خیال ہی سے فرما لیتے ہیں اور یوں

سمجھتے ہیں کہ ہم متقی ہیں۔ خوب سمجھ لو کہ یہ سب تلبیس ابلیس لعین ہے، بلکہ بعض مرتبہ دل کے اندر سوچنے اور دل ہی دل میں باتیں کرنے سے اور زیادہ فتنہ ہوتا ہے، کیونکہ بدنگاہی میں تو بعض مرتبہ بدصورت اور قبیح شکلیں بھی نظر آ سکتی ہیں اور دل کے اندر باتیں کرنے میں تو طبیعت کو زیادہ لگاؤ ہو جاتا ہے اور قلب سے کسی طرح وہ بات نہیں نکلتی، چونکہ قلب میں کانوں کے واسطے سے بھی باتیں اس قسم کی پہنچتی ہیں، اس لئے جس طرح آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے، کانوں کی نگہداشت بھی ضروری ہے۔ اس لئے ایسے قصے اور حکایات نہ سنیں، نہ ہی ایسی محفلوں میں شرکت کریں جہاں گانا بجانا ہو رہا ہو، بعض مرتبہ تو خود قلب ہی سے معصیت صادر ہوتی ہے، مثلاً پہلے سے دیکھی ہوئی صورتیں یاد آتی ہیں اور ان کے تصور سے انسان لذت محسوس کرتا ہے۔ معصیت قلب کا آنکھوں کی معصیت سے اشد ہونا ایک اور وجہ سے بھی ہے، وہ یہ کہ قلب سے سوچنے اور آنکھوں سے دیکھنے میں ایک فرق اور بھی ہے۔ آنکھوں نے گناہ کی صورت میں اس فعل کو کوئی اور بھی دیکھ سکتا ہے، گو نیت پر مطلع نہ ہو، لیکن دل کے اندر سوچنے کے فعل کو کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس کی اطلاع سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو نہیں ہوتی، اس لئے اس سے وہی بچے گا جس کے قلب میں تقویٰ ہو۔

اس مرض کے ازالے میں تین درجے ہیں۔

ایک یہ کہ قلب کو باوجود تقاضے کے روکنا، دوسرے یہ کہ اس تقاضے اور خواہش کو ضعیف کر دینا اور بالآخر اس خواہش کا قلع قمع کر دینا۔

ان میں سے قلب کو روکنا یعنی دل کو خود اس طرف متوجہ نہ ہونے دینا، یہ امر تو اختیاری ہے کہ اگر خیال آپ سے آپ آ جائے تو اس کو روکو۔ اس کا سہل طریقہ یہ ہے کہ جب قلب کسی حسین کی طرف مائل ہو تو اس کا علاج یہ ہے کہ فوراً کریہ المنظر، بدشکل، بدصورت اور بدہیئت کی طرف دیکھو۔ اگر کوئی موجود نہ ہو تو کسی ایسے بدصورت کا خیال کرو، مثلاً ایک شخص ہے جو کالے رنگ کا ہے، چہرے پر چیچک کے داغ ہیں، آنکھوں سے اندھا ہے، سر گنجا ہے، رال بہہ رہی ہے، دانت آگے کو نکلے ہوئے ہیں، ناک سے نکلا ہے، ہونٹ بڑے بڑے ہیں اور مکھیاں بھنک رہی ہیں۔ اس شخص کی خیالی تصویر بنا لینے سے ان شاء اللہ تعالیٰ! وہ فساد جو کسی حسین کے دیکھنے سے قلب میں ہوتا ہے، جاتا رہے گا۔ دوبارہ خیال آنے پر پھر وہی تصور ذہن میں لاؤ۔ اگر یہ مراقبہ کارگر نہ ہو اور بار بار پھر اس حسین کا تصور ستائے تو یوں خیال کرو کہ ایک روز یہ شخص مرے گا اور قبر میں جائے گا۔ وہاں اس کا نازک بدن گل سڑ جائے گا اور کیڑے اس کو کھائیں گے، یہ تو فوری علاج ہے۔ آئندہ کے لئے تقاضا پیدا ہونے کا علاج یہ ہے کہ ذکر اللہ کی کثرت کرو، دوسرے یہ کہ عذاب الٰہی کا تصور کرو، تیسرے یہ کہ تصور کرو کہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ جانتا ہے اور اس کو مجھ پر پوری قدرت ہے۔ امید ہے طویل مراقبات اور کثرت مجاہدہ نفس سے یہ چور دل سے نکل جائے گا، لیکن یہ مرض جلدی دور نہ ہوگا، اس لئے جلدی نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ ایسا پرانا مرض ایک دن یا ایک ہفتے میں نہیں جاتا، اس لئے ہمت نہیں ہارنا چاہئے اور مسلسل مجاہدہ کرتے رہنا چاہئے۔ اس طرح رفتہ رفتہ یہ تقاضا ضعیف ہو جائے گا اور قابو میں آ جائے گا۔

تیسرا درجہ یہ کہ اس خواہش کا پوری طرح خاتمہ ہو جائے اور اس کی طرف میلان ہی کبھی پیدا نہ ہو جس کے حصول کے لئے نادان لوگ طالب ہوتے ہیں اور اس کے حاصل نہ ہونے پر پریشان ہوتے ہیں، یعنی جب اپنے اندر کسی وقت ایسا میلان پاتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہمارا سب ذکر اور مجاہدہ ضائع ہو گیا حتیٰ کہ ایسے کلمات پریشانی میں ان کے منہ سے نکل جاتے ہیں کہ بے ادبی اور گستاخی ہو جاتی ہے، مثلاً ہم اتنے زور سے طلب حق میں رہے مگر ہم پر رحم نہیں آتا کہ ویسے ہی محروم ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے، یہ ہرگز مطلوب نہیں کہ خواہش ہمیشہ کے لئے منقطع ہو جائے، اگر خواہش ہی جاتی رہے تو گناہ سے بچنے میں کوئی کمال نہیں۔ اندھا اگر فخر کرے گا کہ میں دیکھتا نہیں تو یہ کون سی فخر کی بات ہے۔ دیکھے گا کیا؟ جب کہ دیکھنے کا آلہ نہیں ہے۔ اگر عفت کا دعویٰ کرے تو کیا کمال ہے؟ لطف اور کمال مطلوب تو یہ ہے کہ گناہ کر سکو اور پھر اپنے دل کو رکو، میں نے فوری علاج اور تقاضا روکنے کی تدبیر دونوں بیان کر دیئے ہیں۔ رہا خواہش کا زائل کر دینا، یہ مطلوب نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ مجھے اس گناہ پر متنبہ کرنا مقصود ہے، اس لئے کہ اس گناہ کا ابتلا عام ہے، جو نیک کہلاتے ہیں، وہ بھی اس میں مبتلا ہیں۔ خدا کے واسطے اس سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ایک اور تدبیر بھی آزمائی جا سکتی ہے، وہ یہ کہ جب قلب میں ایسا خیال پیدا ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور توبہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، جب بھی بدنگاہی کا صدور ہو، یا دل میں تقاضا پیدا ہو، فوراً ایسا ہی کرو۔ ایک دن تو بہت سی رکعتیں پڑھنا پڑیں گی، دوسرے دن بہت کم ایسا خیال آئے گا، اس طرح یہ مرض بتدریج نکل جائے گا، اس لئے کہ نفس پر نماز بڑی گراں ہے، چنانچہ بدنگاہی کے ذرا سے مزے کے لئے ہر وقت نماز پڑھنا مصیبت معلوم ہوگا، پھر ایسے وسوسے سے محفوظ رہے گا۔ ☆☆

نفس کے فریب

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

’’احیاء علوم الدین‘‘ میں امام غزالیؒ نے طبقہ علماء و طبقہ سلاطین و حکام کے علاوہ عام زندگی کا بھی جائزہ لیا ہے، اس میں جس قدر غیر دینی عناصر، بدعات و منکرات، مغالطے اور خود فریبیاں داخل ہوگئی ہیں، ان کی تنقید کی ہے۔ ’’احیاء العلوم‘‘ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمی اشغال اور عالمانہ زندگی کے باوجود وہ اس وقت کی سوسائٹی اور عام زندگی سے واقف ہیں اور ان کا زندگی کا مطالعہ بڑا وسیع اور ہمہ گیر ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی عمومی زندگی اور امت کے مختلف طبقات اور ان کی مختلف بیماریاں اور کمزوریوں کی جو نشاندہی کی ہے، اس سے ان کی قوت مشاہدہ اور قوت نظر کا اندازہ ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک مستقل باب ان منکرات کی تفصیل میں لکھا ہے جو عادات میں داخل ہو چکے ہیں اور لوگوں کو ان کا منکر (خلاف شرع و اخلاق) ہونا محسوس نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں انہوں نے پوری شہری زندگی پر نظر ڈالی ہے اور اس کے نمایاں منکرات کا تذکرہ کیا ہے اور مساجد سے لے کر بازاروں، سڑکوں، حمام اور دعوت کی محفلوں تک کے منکرات کو شمار کر دیا ہے۔

(جلد ثانی، ص:۲۹۳-۲۹۹)

انہوں نے ’’احیاء العلوم‘‘ کا ایک مستقل حصہ ’’کتاب ذم الغرور‘‘ ان لوگوں کے متعلق لکھا ہے جو مختلف قسم کے مغالطوں اور فریب نفس میں مبتلا ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے ہر طبقہ کے فریب خوردہ اشخاص اور ان کی غلط فہمیوں اور خود فریبیوں کا حال بیان کیا ہے اور ان کے بعض ایسے نفسیاتی امراض اور خصوصیات کا ذکر کیا ہے، جن کو صرف ایک دقیق النظر مصلح اور ایک تجربہ کار ماہر نفسیات ہی دیکھ سکتا ہے۔ اس باب میں انہوں نے علماء، عباد و زہاد، امراء و اغنیاء اور اہل تصوف سب کا جائزہ لیا ہے اور سب کے خصوصی امراض اور بے اعتدالیوں کا پردہ فاش کیا ہے اور ہر ایک کے متعلق بڑے پتے کی باتیں لکھی ہیں، جس سے ان کی ذہانت، دقیقہ رسی اور حقیقت شناسی کا اندازہ ہوتا ہے۔

ان کے زمانے کے علماء نے جن جن علوم کے اشغال میں حد سے تجاوز کر رکھا تھا، مثلاً فقہی جزئیات و خلافیات، علم کلام و مباحثہ و مجادلہ، وعظ و تذکیر، علم حدیث اور اس کے متعلقات نحو، لغت، شعر و مفردات کی تحقیق و حفظ میں غلو و مبالغہ اور زاہدوں کے ملفوظات و حالات کے یاد رکھنے پر اکتفا، اس سب پر انہوں نے تنقید کی اور ان کو اپنے ان مضامین کے بارے میں جو غلط فہمی اور خوش گمانی تھی، اس کی تحقیق کی اور حقیقت حال بیان کی اور آخر میں اپنا یہ تجربہ بیان کیا جو بالکل قرین قیاس ہے کہ: ’’دنیاوی علوم مثلاً طب و حساب اور صنعتوں کے علم میں اس قدر خوش گمانی اور خود فریبی نہیں ہے جتنی علوم شرعیہ میں ہے، اس لئے کہ کسی شخص کا یہ خیال نہیں ہے کہ دنیاوی علوم فی نفسہٖ ذریعہ مغفرت ہیں، بخلاف علوم شرعیہ کے کہ وہ اپنے نتائج و مقاصد سے قطع نظر کر کے بجائے خود بھی ذریعہ مغفرت و تقرب سمجھے جاتے ہیں۔‘‘

(ج:۳،ص:۲۴۳) اپنے زمانے کے عباد و زہاد اور اہل تصوف کو بھی انہوں نے بڑی گہری نظر سے دیکھا ہے اور ان کی بڑی باریک باریک کوتاہیوں، خوش فہمیوں اور خود فریبیوں کو محسوس کیا ہے، ان کے بہت سے ظاہری اعمال و رسوم کی تہہ میں ان کو نفس پرستی، جاہ طلبی، ریاکاری، ظاہری نقالی اور بے روح رسمیت نظر آئی ہے اور انہوں نے بڑی صفائی کے ساتھ اس کو ظاہر کر دیا۔

(ج:۳،ص:۳۴۵تا۳۵۰)

اہل دولت اور اغنیاء پر بھی انہوں نے بڑی صحیح گرفت کی ہے اور اس سلسلے میں ان کے قلم سے حقائق نکل گئے ہیں۔ ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’ان دولت مندوں میں بہت سے لوگوں کو حج پر روپیہ صرف کرنے کا بڑا شوق ہے، وہ بار بار حج کرتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنے پڑوسیوں کو بھوکا چھوڑ دیتے ہیں اور حج کرنے چلے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے صحیح فرمایا ہے کہ اخیر زمانہ میں بلا ضرورت حج کرنے والوں کی کثرت ہوگی، سفر ان کو بہت آسان معلوم ہوگا، روپیہ کی ان کے پاس کمی نہ ہوگی، وہ حج سے محروم و تہی دست واپس آئیں گے، وہ خود ریتوں اور چٹیل میدانوں کے درمیان سفر کرتے ہوں گے اور ان کا ہمسایہ ان کے پہلو میں گرفتار بلا ہوگا، اس کے ساتھ کوئی سلوک اور غم خواری نہیں کریں گے۔‘‘

’’ابونصر تمار کہتے ہیں کہ ایک شخص بشر بن الحارثؒ کے پاس آئے اور کہا کہ میرا قصد حج کا

ہے، آپ کا کچھ کام ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم نے خرچ کے لئے کیا رکھا ہے؟ اس نے کہا: دو ہزار درہم، بشر نے کہا کہ تمہارا حج سے مقصد کیا ہے؟ اظہار زہد یا شوق کعبہ یا طلب رضا؟ اس نے کہا: طلب رضا! انہوں نے فرمایا کہ اچھا اگر میں تمہیں ایسی تدبیر بتلا دوں کہ تم گھر بیٹھے اللہ کی رضا حاصل کرلو اور تم یہ دو ہزار درہم خرچ کردو اور تم کو یقین ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہوگئی تو کیا تم اس کے لئے تیار ہو؟ اس نے کہا: بخوشی! فرمایا کہ اچھا پھر جاؤ، اس مال کو ایسے دس آدمیوں کو دے آؤ جو مقروض ہیں وہ اس سے اپنا قرض ادا کردیں، فقیر اپنی حالت درست کرے، صاحب عیال اپنے بال بچوں کا سامان کرے، یتیم کا منتظم یتیم کو کچھ دے کر اس کا دل خوش کرے اور اگر تمہاری طبیعت گوارا کرے تو ایک ہی کو پورا مال دے آؤ، اس لئے کہ مسلمان کے دل کو خوش کرنا، بے کس کی امداد، کسی کی مصیبت دور کرنا، کمزور کی اعانت سو نفلی حج سے افضل ہے، جاؤ جیسا میں نے تم سے کہا ہے ویسا ہی کرکے آؤ ورنہ اپنے دل کی بات ہم سے کہہ دو۔ اس نے کہا کہ شیخ! سچی بات یہ ہے کہ سفر کا رجحان غالب ہے۔ بشر سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ مال جب گندا اور مشتبہ ہوتا ہے تو نفس تقاضا کرتا ہے کہ اس سے اس کی خواہش پوری کی جائے اور وہ اس وقت اعمال صالحہ کو سامنے لاتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے عہد فرمایا ہے کہ صرف متقین کے عمل کو قبول فرمائے گا۔“

(ج:۳،ص:۳۵۲)

”دولت مندوں کا ایک گروہ بربنائے بخل دولت کی حفاظت میں مشغول رہتا ہے اور ایسی بدنی عبادات سے اس کو دلچسپی ہوتی ہے جس میں کچھ خرچ نہیں، مثلاً دن کا روزہ، رات کی عبادت اور ختم قرآن کریم۔ وہ بھی فریب میں مبتلا ہیں۔ اس لئے کہ مہلک بخل ان کے باطن پر مستولی ہے اور اس کے ازالہ کے لئے مال کے خرچ کرنے کی ضرورت ہے، لیکن وہ ایسے اعمال میں مشغول ہیں جن کی ان کو کوئی خاص ضرورت نہیں، اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص کے کپڑے کے اندر سانپ گھس گیا ہے اور اس کا کام تمام ہونے والا ہے، اور وہ سکنجبین کے تیار کرنے میں مشغول ہے تاکہ صفراً کو تسکین ہو۔ حالانکہ جو سانپ کا مارا ہے اس کو سکنجبین کی ضرورت کب پڑے گی؟ بشر سے کسی نے کہا کہ فلاں دولت مند کثرت سے روزے رکھتا ہے اور نمازیں پڑھتا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بیچارہ اپنا کام چھوڑ کر دوسروں کے کام میں مشغول ہے، اس کے مناسب حال تو یہ تھا کہ بھوکوں کو کھانا کھلاتا، مساکین پر خرچ کرتا۔ یہ اس سے افضل تھا کہ اپنے نفس کو بھوکا رکھتا ہے اور اپنے لئے (نفلی) نمازیں پڑھتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ دنیا بھی سمیٹنے میں مشغول ہے اور فقیر کو محروم رکھتا ہے۔“

(ج:۳،ص:۳۵۶)

عوام کے امراض اور خود فریبیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”عوام، دولت مندوں اور فقراً میں سے کچھ لوگ ہیں جن کو مجالس وعظ کی شرکت سے دھوکا لگا ہے۔ ان اعتقاد ہے کہ محض ان مجالس میں شرکت کافی ہے، انہوں نے اس کو ایک معمول بنالیا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ عمل اور نصیحت پذیری کے بغیر بھی محض مجلس وعظ میں شرکت باعث اجر ہے۔ وہ بڑے دھوکے میں مبتلا ہیں، اس لئے کہ مجلس وعظ کی فضیلت محض اس لئے ہے کہ اس سے خیر کی ترغیب ہوتی ہے، اگر اس سے خیر کی آمادگی اور اس کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا تو اس میں کچھ خیر نہیں۔ رغبت بھی اس لئے محمود ہے کہ وہ عمل کی محرک ہے، اگر اس میں عمل پر آمادہ کرنے کی قوت نہیں تو اس میں بھی کوئی خیر نہیں، جو چیز کسی مقصد کا ذریعہ ہوتی ہے اس کی قیمت محض مقصد کا ذریعہ ہونے کی وجہ سے ہے، اگر وہ مقصد اس سے پورا نہ ہو تو وہ بے قیمت ہے، کبھی واعظ سے مجلس وعظ اور گریہ وبکا کی فضیلتیں سن سن کر اس کو دھوکا ہوتا ہے، کبھی کبھی اس پر عورتوں کی طرح ایسی رقت طاری ہوتی ہے اور وہ رونے لگتا ہے، لیکن عزم کا کہیں پتا نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی کوئی ڈرانے والی بات سنتا ہے اور وہ تالیاں پیٹتا ہے اور کہتا ہے: الٰہی! توبہ، خدایا! تیری پناہ، اور وہ سمجھتا ہے کہ اس نے حق ادا کردیا، حالانکہ وہ دھوکے میں ہے۔ اس کی مثال اس مریض کی سی ہے جو کسی طبیب کے مطب میں بیٹھتا ہے اور نسخے سنتا رہتا ہے، لیکن اس سے اس کی صحت نہیں ہوسکتی، یا ایک بھوکا آدمی کسی سے کھانے کے انواع و اقسام کی فہرست سنتا ہے، اس سے اس کی بھوک نہیں مٹ سکتی اور اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا، اسی طرح سے ہر وعظ جو تمہاری حالت میں ایسا تغیر نہ پیدا کرے جس سے تمہارے اعمال میں تغیر ہوجائے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف انابت اور رجوع (قوی ہو یا ضعیف) پیدا ہو اور دنیا سے بے رغبتی اور اعراض پیدا ہو، وہ وعظ تمہارے لئے وبال اور تمہارے خلاف ایک دلیل کا کام دے گا، اگر تم خالی خولی وعظ کو وسیلۂ نجات اور ذریعۂ مغفرت سمجھتے ہو تو دھوکے میں ہو۔“ (احیاء علوم الدین، ج:۳، ص:۳۵۴)

☆☆..........☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار

ادارہ

یکم ستمبر کو راقم نے اپنے آبائی شہر شجاع آباد کی تین مساجد میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کے حوالہ سے بیان کیا۔

مدنی مسجد محلہ خواجگان میں صبح کی نماز کے بعد جمعیت علماء اسلام شجاع آباد شہر کے امیر خواجہ عبدالمالک صدیقی کی دعوت پر بیان کیا۔ خواجہ عبدالمالک نے بتلایا کہ ان کے جد امجد خواجہ نور محمدؒ ''کپتان نور محمدؒ'' کے نام سے مشہور تھے۔ جد امجد خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے ماں شریک بھائی تھے اور آل انڈیا مجلس احرار اسلام کے پُر جوش کارکن اور علاقائی کپتان تھے۔

خواجہ عبدالمالک نے بتلایا کہ مجلس احرار اسلام کا ایک اجلاس تھا۔ اجلاس خاص میں شرکت کے لئے دعوت نامہ دکھلانا ضروری تھا۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ کپتان صاحب نے دعوت نامہ مانگا، شاہ جیؒ نے فرمایا کہ دعوت نامہ تو ساتھ نہیں لایا۔ کپتان صاحب نے کہا کہ اجلاس میں شرکت کی اجازت نہیں۔ شاہ جیؒ واپس تشریف لے گئے اور دعوت نامہ دکھلایا تب اجلاس میں شرکت کی اجازت دی۔ اس پر شاہ جیؒ نے دادا جی کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے فرض شناسی پر مبارک باد دی۔ عصر کے بعد جامع مسجد گلستان المعروف کمیٹی والی میں بیان ہوا، جس کے خطیب مولانا سراج احمد قریشی ہیں جو شجاع آباد کے بزرگ علماء کرام میں شمار ہوتے ہیں، ان کے فرزند ارجمند مولانا قاری رضاء المنعم قریشی جمعیت علماء اسلام ضلع ملتان کے ذمہ داروں میں شمار ہوتے ہیں۔ کاروبار کا وقت ہونے کے باوجود نمازیوں نے جم کر بیان سنا۔

مغرب کے بعد مدنی مسجد المعروف اڈے والی میں بیان ہوا، مسجد کمیٹی کے متولی اور سربراہ ڈاکٹر قادر بخش مرحوم تھے۔ جو جالندھر سے ہجرت کر کے تشریف لائے تھے، بہت صالح انسان تھے، صف اول اور تکبیر اولیٰ کے نمازی تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے پوتے ڈاکٹر فاروق احمد ریاض متولی رہے، جو آج کل خان پور رحیم یار خان میں منتقل ہو چکے ہیں۔ آج کل مسجد کا نظم کمیٹی کے ہاتھوں میں ہے، جو صحیح العقیدہ حضرات پر مشتمل ہے۔ مسجد کا نظم شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ مہتمم جامعہ فاروقیہ ومسؤل وفاق المدارس العربیہ پاکستان جنوبی پنجاب کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ مولانا موصوف ایک عرصہ اس مسجد کے خطیب رہے، اب جامعہ فاروقیہ کی وسیع وعریض مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔

۲ر ستمبر خطبہ جمعہ: خطبہ جمعہ چیچہ وطنی کی مرکزی مسجد میں دیا، جس کے خطیب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا محمد ارشاد مدظلہ ہیں، جو میرے شیخ حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے مسترشدین میں سے ہیں۔ جید عالم دین اور پنجابی زبان کے شاندار خطیب ہیں۔ راقم سال میں دو جمعے ان کے ہاں حاضری دیتا ہے۔ ایک جمعہ رمضان المبارک کا ہوتا ہے اور دوسرا جمعہ ذوالحجہ کا ہوتا ہے۔ حضرت مولانا محمد ارشاد مدظلہ باوجود یہ کہ مسجد سے ملحق جامعہ اسلامیہ کے نام سے مدرسہ چلا رہے ہیں، جس میں دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق اور درجات ہیں، مجلس کے لئے ایثار فرماتے ہیں اور اپنے نمازیوں کو مجلس کے ساتھ مالی تعاون کی تلقین بھی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت ونصیب فرمائیں اور جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین۔

گوجرہ میں چند لمحات: ہمارے حضرت مولانا تاج محمودؒ اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت صاحبزادہ طارق محمودؒ کے تربیت یافتہ جناب محمد ندیم بجلی ہیں۔ ان کے ہاں چند لمحات ٹھہرنے اور عصر کی نماز پڑھنے کا موقع نصیب ہوا۔

جامعہ ختم نبوت چناب نگر: جامعہ ختم نبوت جو چالیس سالہ محنت کا ثمرہ ہے جس میں چالیس سال کی تگ ودو کے بعد دورۂ حدیث شریف شروع ہوا۔ جامعہ میں ۲ر ستمبر رات اور ۳ر ستمبر کا پورا دن گزارنے کا موقع ملا۔ جامعہ ختم نبوت میں الحمدللہ اس سال دورۂ حدیث شریف شروع ہوا، جس کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری اور مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ بہادر انسان اور جاندار عالم دین ہیں۔

ربوہ کے نام کی تبدیلی کی داستان: ۲۰۰۰ء میں مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے۔ مولانا نے پنجاب اسمبلی میں تحریک پیش کی کہ ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے۔ سوئے اتفاق جس دن اس تحریک کی باری تھی، مولانا چنیوٹیؒ اسمبلی میں موجود نہ تھے بلکہ غیر ملکی دورہ پر تھے تو اسپیکر نے وزیر مال چوہدری شوکت داؤد کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ مولانا کو مل کر ربوہ کا نام تبدیل کریں۔ چنانچہ چوہدری شوکت داؤد مولانا کو ملے اور تحریک کے متعلق گفتگو کی اور کہا کہ اگر ربوہ کا نام ''نواں قادیان'' رکھ دیا جائے تو انہیں کوئی

اعتراض تو نہ ہوگا؟

مولانا نے فرمایا کہ ''ربوہ'' کے نام سے جان چھڑادی جائے، چاہے کوئی نام رکھ دیا جائے، تو وزیر مال نے کہا کہ: نواں قادیان! مولانا خاموش ہوگئے اور اگلے دن اخبارات میں آگیا کہ ''ربوہ'' کا نام ''نواں قادیان'' رکھ دیا گیا۔ راقم کی ڈیوٹی ان دنوں لاہور تھی۔ راقم نے تمام مسالک پر مشتمل مجلس عمل کی میٹنگ بلائی اور ''نواں قادیان'' کی سنگینی سے شرکاء کو آگاہ کیا۔ مجلس عمل نے ایک وفد مقرر کیا جو وزیر مال سے مل کر ان سے کہے کہ مسلمان قادیانیوں کو کوئی ایسا نام نہیں دیں گے جس سے ان کی شناخت ظاہر ہو۔ چنانچہ جناب لیاقت بلوچ (جماعت اسلامی) مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر (اہلحدیث) سردار محمد خان لغاری (بریلوی) مولانا سیف الدین سیف (دیوبندی) اور راقم محمد اسماعیل شجاع آبادی (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی اگلے دن وزیر مال سے ملاقات طے ہوئی۔ چنانچہ وفد وزیر مال کو ان کے دفتر میں ملا اور مسئلہ کی سنگینی سے آگاہ کیا۔ وزیر مال نے کہا کہ محرک مولانا چنیوٹی سے طے ہوگیا ہے اور ان کی آشیر باد سے ''نواں قادیان'' رکھ دیا گیا اور اس کا نوٹیفکیشن جاری ہوگیا ہے۔

وفد نے کہا کہ مولانا چنیوٹی ایک فرد کا نام ہے اور یہ وفد مسالک پر مشتمل ہے لیکن وزیر مال بضد تھے کہ ''نواں قادیان'' ہی ہو، ہمارا اصرار دوسرا نام رکھنے کا تھا۔ وزیر مال نے کہا کہ آپ کون سا نام چاہتے ہیں؟ راقم نے صدیق آباد بتلایا۔ موصوف کہنے لگے کہ بریلوی مصطفیٰ آباد کہتے ہیں اور آپ صدیق آباد۔ نیز قادیانی خوش ہوں گے کہ چونکہ اس شہر میں صدیقی یا مصطفوی رہتے ہیں، اس لئے اس کا نام صدیق آباد یا مصطفیٰ آباد رکھا ہے۔

وزیر مال نے کہا کہ دینی نام کے بجائے کوئی اور نام بتلائیں تو ہم نے کہا کہ اس کا نام چناب نگر رکھ دیا جائے۔ چونکہ دریائے چناب کے کنارے پر ہے لہٰذا چناب نگر! وفد نے اس نام سے اتفاق کیا۔ ادھر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی کو ملے اور متفقہ نام رکھنے سے متعلق آگاہ کیا۔ مولانا نے اتفاق کیا اور ربوہ کا نام تبدیل کر کے چناب نگر رکھ دیا گیا۔ مولانا فقیر محمدؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات تھے، انہوں نے ریلوے حکام کو درخواستیں دیں۔ چنانچہ ریلوے حکام نے اتفاق کیا تو مولوی فقیر محمدؒ مولانا غلام مصطفیٰ اور دیگر رفقاء کو ساتھ لے کر گئے۔ دفتر سے سیڑھیاں اور گھوڑیاں لیں۔ اسٹیشن کے اندرونی اور بیرونی حصہ پر ربوہ کا نام مٹا کر چناب نگر لکھوادیا۔ نیز اسٹیشن کے پلیٹ فارم کے دونوں طرف بھی چناب نگر لکھوادیا۔ اللہ پاک نے قادیانیوں کے دجل وفریب کا خاتمہ فرمایا کیونکہ وہ قرآن پاک کی آیت: ''وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ'' (المؤمنون:۵۰) میں لفظ ربوہ سے اپنا شہر مراد لیتے تھے۔ کفرٹوٹا خدا خدا کر کے۔

ختم نبوت کورس وجلسہ: ۳؍ستمبر صبح دس بجے تا نماز عصر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب کے دفتر سے ملحقہ مسجد عمر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کے افتتاح کی خوشی میں ختم نبوت کورس وجلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی امیر مولانا قاری سعید احمد اسعد نے کی۔ کورس سے خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ، جمعیت علماء اسلام کے ضلعی سیکریٹری مولانا محمد عبداللہ، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا نور محمد ہزاروی اور راقم الحروف نے خطاب کیا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ قادیانی وزیر خارجہ ہو یا ڈی آئی جی یا ڈی پی او وہ پہلے قادیانی ہے پھر گورنمنٹ کا ملازم۔ ایک طرف گورنمنٹ ہو دوسری طرف قادیانی قیادت تو وہ قادیانی قیادت کو ترجیح دیتے ہوئے حکومت کے حکم کو پشت ڈال دے گا۔ انہوں نے کہا کہ چوہدری ظفر اللہ خان جب وزیر خارجہ تھا تو یواین او میں حکومت پاکستان کی پالیسی کے مطابق مسئلہ فلسطین پر جب گفتگو کے لئے فلسطینی قیادت نے رابطہ قائم کیا تو وزیر خارجہ نے کہا کہ میری جماعت کے امیر مرزا بشیر الدین محمود سے اجازت لی جائے تو فلسطینی قیادت نے مرزا محمود کو ٹیلی گرام بھیجا۔ مرزا محمود نے کہا کہ میں نے اسے حکم دے دیا ہے۔ حالانکہ وزیر خارجہ تو حکومت پاکستان کا ملازم تھا، فلسطین کے حق میں گفتگو بھی حکومت پاکستان کی پالیسی تھی۔ مقررین نے خوشاب کے قادیانی ڈی پی او کی سرگرمیوں کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے اسے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ عصر کی نماز تک جاری رہا۔ جلسہ کا انتظام مولانا محمد نعیم لاثانی، ملک مظہر اور دیگر ساتھیوں نے کیا۔

مرکز اہلسنت میں خطاب: مولانا محمد الیاس گھمن ملک کے نامور خطیب، مناظر اور متکلم ہیں انہوں نے لاہور سرگودھا روڈ پر چک نمبر ۸۷ شمالی میں مرکز اہلسنت کے نام سے مثالی ادارہ قائم کیا ہے، جس میں تخصص فی الدعوۃ والارشاد اور درجہ ثالثہ تک کتابوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ خوشاب سے لاہور جاتے ہوئے مولانا گھمن کا ادارہ اور مرکز راستہ میں ہے۔ راقم ملاقات کے لئے اترا تو مولانا گھمن نے درجہ کتب اور تخصص کے علماء کرام سے خطاب کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ۴؍ستمبر بعد نماز مغرب سے عشاء تک مولانا کے ادارہ میں خطاب کا موقع ملا، رات کا قیام و طعام بھی مرکز میں رہا۔

جامع مسجد ختم نبوت گوجرہ میں کانفرنس: ۶؍ستمبر بعد نماز مغرب جامع مسجد ختم نبوت گوجرہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی

امیر مولانا محمد اسلم چشتی صابری نے کی، جبکہ مہمان خصوصی ناظم اعلیٰ مجلس گوجرہ جناب مجاہد نور پوری تھے۔ کانفرنس سے ضلعی مبلغ مولانا خبیب احمد اور راقم الحروف نے خطاب کیا۔ کانفرنس عشاء کی نماز تک جاری رہی۔ رات کا قیام و طعام برادرم محمد مکرم کے ہاں رہا۔ محمد مکرم حاجی منور سعادت مرحوم کے فرزند ارجمند ہیں، حاجی صاحب کا اصلاحی تعلق حضرت اقدس خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ سے تھا۔ حضرت اقدس جب گوجرہ میں تشریف لاتے تو قیام و طعام حاجی صاحب کے ہاں ہوتا۔ حاجی صاحب جماعت کے مبلغین سے قلبی محبت کا اظہار فرماتے اور جماعتی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آج سے ۲۳ سال پہلے جناب معراج الدین ولد امام الدین بانی امامیہ کالونی گوجرہ نے مجلس کے نام ایک پلاٹ وقف کیا۔ پلاٹ پر مسجد، دفتر وغیرہ کی تعمیر کئی مرتبہ مجلس کی شوریٰ میں بھی زیر بحث رہا۔ آج سے پانچ سال پہلے مرکزی مجلس شوریٰ نے مسجد تعمیر کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

گوجرہ مجلس کے ناظم اعلیٰ جناب مجاہد نور پوری فرماتے ہیں کہ جب مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا تو ہمارے پاس ایک لاکھ روپے سے کم رقم تھی، اللہ پاک اسباب و وسائل مہیا فرماتے گئے اور چند ماہ میں مسجد تعمیر ہوگئی اور اس پر باون لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ آج الحمدللہ! مسجد مکمل ہو چکی ہے۔ تعمیرات کی نگرانی جناب مجاہد نور پوری نے کی جبکہ حاجی منور سعادتؒ نے بھی حصہ لیا۔

۵؍جون ۲۰۱۵ء کو حاجی منور سعادت راہی ملک بقا ہوئے۔ اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔ ان کے فرزندان گرامی کو والد محترم کی روایات زندہ و تابندہ رکھنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

فیصل آباد میں ۷؍ستمبر کے حوالہ سے پروگرام: ۷؍ستمبر صبح کی نماز کے بعد گوجرہ سے سفر کر کے فیصل آباد پہنچے۔ جہاں دفتر ختم نبوت میں کچھ آرام کیا۔

مولانا مفتی فضل الرحمٰن کے ظہرانہ میں شرکت: موصوف جمعیت علماء اسلام کے ضلعی ناظم اعلیٰ اور متحرک و فعال عالم دین ہیں۔ مجلس کے احباب سے بہت محبت فرماتے ہیں۔ غلام محمد آباد میں بنین و بنات کا مدرسہ چلا رہے ہیں۔ بنین میں حفظ و ناظرہ کے علاوہ درجہ کتب کی ابتدائی کلاسیں ہیں، جبکہ بنات میں عالیہ تک اسباق ہوتے ہیں، انہوں نے مبلغین ختم نبوت کے اعزاز میں ظہرانہ دیا، جس میں مولانا عبدالرشید غازی، مولانا سیّد خبیب احمد شاہ اور راقم الحروف نے خصوصی شرکت کی۔

جامعہ نعمانیہ میں ختم نبوت کانفرنس: جامعہ نعمانیہ غلام محمد آباد میں ۷؍ستمبر بعد نماز ظہر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں مولانا سیّد خبیب احمد شاہ، مولانا محمد طیب، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا حق نواز خالد اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے یادگار فیصلہ سے متعلق تفصیلی بیان راقم کا ہوا۔ جامعہ نعمانیہ میں گزشتہ سال ۱۱ طلبا و طالبات نے حفظ مکمل کیا۔ جامعہ میں مقیم طلبا و طالبات جن کے تمام مصارف جامعہ ادا کرتا ہے، وہ ایک سو تھے، مجموعی تعداد ۳۲۰۔ جامعہ کا نظم و نسق مولانا محمد طیب چلا رہے ہیں۔ اللہ پاک دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائیں۔ آمین۔

جامعہ عبیدیہ میں ختم نبوت کانفرنس: جامعہ عبیدیہ میرے حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کی سرکردگی میں ترقی کے منازل طے کر رہا ہے، جامعہ میں اعدادیہ سے عالیہ تک تمام کلاسیں جاری و ساری ہیں۔ جامعہ کے مہتمم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے امیر بھی ہیں، آپ کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام القاری المقری عبدالرحمٰن نے کی۔ تلاوت و نعت کے بعد مولانا غلام محمد، مولانا سیّد خبیب احمد شاہ اور راقم کے بیان ہوئے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالرشید غازی نے سرانجام دیئے۔ تفصیلی و آخری بیان جمعیت علماء اسلام فیصل آباد کے امیر مولانا سیّد محمد زکریا نے کیا۔ موصوف نے پارلیمنٹ میں جمعیت علماء اسلام کے قائدانہ کردار پر روشنی ڈالی۔ نیز ہر بدھ کو جامعہ کی مسجد میں مجلس ذکر منعقد ہوتی ہے، جس میں حضرت شاہ صاحب مدظلہم کے مریدین و متوسلین دور و نزدیک سے تشریف لاتے ہیں۔ آخر میں حضرت شاہ صاحب دامت برکاتہم نے مجلس ذکر کرائی اور ۲۱؍اکتوبر کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں منعقد ہونے والی ''مفتی محمود کانفرنس'' اور ۲۷، ۲۸؍اکتوبر کو چناب نگر میں منعقد ہونے والی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کی دعا کی۔ حضرت والا نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی خوشی میں بریانی اور زردے کی دیگیں پکوائیں اور تمام سامعین اور شرکاء کی تواضع کی گئی۔

۸؍ستمبر صبح دس بجے ملک کے نامور خطیب مولانا حق نواز خالد نے مبلغین ختم نبوت کے اعزاز میں جامعۃ الرشید میں استقبالیہ دیا، جس میں موصوف نے ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے جہاں مجلس کے راہنماؤں کا پسینہ گرے گا ان شاء اللہ العزیز ہم اپنے خون کا نذرانہ پیش کریں گے۔ استقبالیہ میں مولانا عبدالرشید غازی اور راقم کے علاوہ کئی ایک علماء کرام نے شرکت کی۔ استقبالیہ سے فراغت کے بعد عازم گوجرانوالہ ہوئے۔

روزنامہ دنیا کو انٹرویو: روزنامہ دنیا گوجرانوالہ کے ایڈیٹر جناب شاہد رسول نگری کی دعوت پر مولانا محمد عارف شامی، قاری عبدالغفور کی رفاقت میں انٹرویو دیا، جو اگلے دن کے اخبار میں شائع ہوا۔

مولانا سیف الرحمٰن قاسم سے ملاقات: موصوف مجذوب صفت عالم دین ہیں، کئی ایک تحقیقی کتب کے مصنف بھی۔ انہوں نے فون پر کہا کہ ملاقات کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے جناب عمار خان ناصر کی نئی نئی تحقیقات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جناب عمار خان ناصر بہت سے مسائل اور معاملات میں جمہور علماء کرام اور علماء دیوبند سے ہٹ کر رائے رکھتے ہیں، گویا وہ اپنے باپ دادا کی غلطیاں نکال رہے ہیں کہ ان کے جدامجد امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نوراللہ مرقدہ اور حضرت کے بھائی مفسر القرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی اور ان کے اساتذہ کرام ومشائخ عظام کا موقف غلط تھا اور جاوید غامدی اور ان کے معتقدین کا موقف صحیح ہے۔ مولانا سیف الرحمٰن قاسم نے فرمایا: عمار خان یہ نہیں کہتا کہ مرزائی غیر مسلم ہو کر اسلام کا نام کیوں استعمال کرتے ہیں بلکہ الٹا مسلمانوں سے قادیانیوں کے تحفظ کا قانون بنوانا چاہتا ہے، اتنی جرأت تو عام قادیانیوں کو بھی نہیں ہوئی۔ عمار خان کہتا ہے:

"بالخصوص اگر اہل اسلام کی طرف سے دوسرے مذاہب یا اس کی محترم شخصیات کی توہین وتحقیر کا رویہ سامنے آجائے تو اس کا قانونی سدباب ہر لحاظ سے مذہبی اخلاقیات اور عدل وانصاف کا تقاضا ہوگا۔"

(حدود وتعزیرات ص:۲۴۰،۲۴۱)

گویا عمار خان مسلمانوں کے خلاف اور قادیانیوں کے حق میں قانون بنوانا چاہتا ہے۔ بندہ نے حدود وتعزیرات کو دیکھا، اور جناب عمار خان ناصر سے ملاقات کے لئے مجلس گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا محمد عارف شامی سلمہ نے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ جناب عمار خان سفر پر ہیں، لہٰذا ملاقات نہ ہوسکی۔

جامع مسجد مولانا محمد چراغؒ میں بیان: مولانا محمد چراغ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید اور دارالعلوم دیوبند کے فاضل اجل عالم دین تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی ترمذی شریف کی تقریر کو "العرف الشذی" کے نام سے عربی کا جامہ پہنایا۔ ہمارے استاذ محترم فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ آپ کے شاگرد رشید تھے۔ موصوف نے کھیالی دروازہ کے قریب جامعہ عربیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا اور مسجد بھی۔ مسجد مولانا چراغؒ کے نام سے مشہور ہے۔ مولانا زبیر احمد اس مسجد کے امام وخطیب ہیں، یہاں عصر کی نماز کے بعد پچیس منٹ بیان ہوا، اب جامعہ عربیہ جی ٹی روڈ پر شاندار عمارت کے ساتھ قائم ہے۔

مبارک مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن میں جلسہ: مبارک مسجد کے امام وخطیب مولانا عبدالرؤف ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے شاگرد رشید ہیں، مجلس کے ساتھ بہت محبت فرماتے ہیں، ان کے ہاں ۸/ستمبر بعد نماز مغرب ۷/ستمبر کے تاریخ ساز فیصلہ کے حوالہ سے مغرب سے عشاء تک جلسہ منعقد ہوا۔ نعتیہ کلام جناب فیصل بلال حسان نے پیش کیا، ضلعی مبلغ مولانا محمد عارف شامی اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔

جامعہ عائشہ للبنات اوگوکی میں حاضری: مولانا محمد داؤد جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل اور ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے چہیتے شاگردوں میں سے ہیں، اوگوکی میں بنات کا مدرسہ چلا رہے ہیں، جدید عمارت کا سنگ بنیاد حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ نے رکھا۔ عمارت تکمیل کے مراحل میں ہے، مفتی محمد داؤد کے حکم پر دعا کے لئے حاضری ہوئی۔ مولانا فقیر اللہ اختر اور جناب محمد عابد کی رفاقت حاصل رہی۔

جامعہ فاروقیہ میں خطبہ جمعہ: ۹/ستمبر کا جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد جامعہ فاروقیہ چوک امام صاحب سیالکوٹ میں دیا۔ جامعہ کے بانی فاضل دیوبند مولانا محمد اسماعیل قاسمیؒ تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے جانشین مولانا محمد انذر قاسمیؒ نے جامعہ کی تعمیر وترقی میں شب وروز محنت کرکے خوبصورت مسجد اور مدرسہ تعمیر کیا۔ اس وقت مدرسہ کا اہتمام، مسجد کی خطابت مولانا محمد اسماعیل قاسمیؒ کے فرزند ارجمند جناب قاری محمد مصدق قاسمی سرانجام دے رہے ہیں۔ جامعہ فاروقیہ ۱۹۸۴ء کی تحریک کا مرکز رہا۔ مولانا انذر قاسمی شہید تحریک کے انتھک راہنماؤں میں سے تھے۔ تحریک میں نہ صرف بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، بلکہ تحریک کے لئے محنت کرکے مبلغین کرام کے میزبان رہے۔ راقم نے جمعۃ المبارک کا خطبہ جامعہ فاروقیہ میں دیا۔

پیر شبیر احمد شاہ کے ظہرانہ میں شرکت: پیر شبیر احمد شاہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر ہیں۔ ان کے والد محترم پیر بشیر احمد ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں سیالکوٹ کے روح رواں تھے۔ مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا تاج محمودؒ سے مل کر بھرپور تحریک چلائی۔ ڈونگہ باغ کی مسجد میں اجتماعی جمعہ ہوا۔ پیر شبیر احمد جاندار انسان ہیں۔ رفاہی کاموں، مدارس ومساجد کی حفاظت، انتظامیہ سے مذاکرات میں مہارت کاملہ رکھتے ہیں۔ جہاں بھی جائیں ان کی پہچان مجلس ہے۔ اصلاحی تعلق خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ سے تھا، اب مجلس کے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم کے دست بیعت ہیں، ان کے ظہرانہ میں شرکت کی۔ مولانا عبدالباسط فاروقی خطیب جامع مسجد الہدیٰ نے مبلغین ختم نبوت کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا، جس میں مولانا فقیر اللہ اختر، راقم الحروف سمیت کئی ایک احباب نے شرکت کی۔

مدنی مسجد کھوکھر کی میں خطاب: کھوکھر کی میں قاری عبداللطیف مدرسہ تدریس القرآن کے نام سے ادارہ چلارہے ہیں۔ کھوکھر کی کے قریب اونچی کھرولیاں ایک معروف قصبہ ہے، جس میں قادیانیوں کے متعدد گھر ہیں۔ موصوف نے کھرولیاں میں مسجد و مدرسہ کا نظم قائم کررکھا ہے۔ بہر حال موصوف کی دعوت پر مولانا فقیراللہ کی معیت میں عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔

جامع مسجد الوہاب ڈسکہ میں بیان: مولانا محمد افضل شاکر مدظلہ ڈسکہ مجلس کے امیر ہیں، جامع مسجد الوہاب سے ملحق مدرسہ قائم کررکھا ہے۔ موصوف ۱۹۷۴ء میں مسجد الوہاب میں تشریف لائے جو چھوٹی سی سادہ مسجد تھی۔ اب بڑی اور کئی منزلہ اور خوبصورت ہے۔ صفائی، ستھرائی کا انتظام لائق تقلید ہے۔ آپ کی دعوت پر بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد راقم الحروف نے ''تحریک ختم نبوت ماضی وحال'' کے عنوان پر خطاب کیا۔ رات کا قیام وآرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانولہ کے دفتر گگنی والا ہاشمی کالونی میں رہا اور ۱۰؍ستمبر کی صبح کو دفتر سے ملحقہ مسجد میں فضائل قربانی کے عنوان پر راقم کا درس ہوا۔ بعد نماز مغرب شاہین آباد گوجرانوالہ کی جامع مسجد میں بیان ہوا۔

جمعیت طلبائے اسلام میں نشیب وفراز: چند ماہ قبل راقم کی جناب اسلوب قریشی صاحب سابق صدر جمعیت طلبائے اسلام سے ملاقات ہوئی۔ ان کی ملاقات سے متعلق راقم نے چند سطور تحریر کیں، جس پر جناب محمد فاروق قریشی زیدمجدہ نے ''گزارش احوال واقعی'' کے نام سے ایک مضمون تحریر فرمایا جو ہفت روزہ ختم نبوت کی جلد نمبر ۳۵ کے شمارہ ۳۳ میں شائع ہوا۔ جناب محمد فاروق قریشی نے بندہ کی تحریر پر جو نقد وجرح کی وہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جمعیت طلبائے اسلام جس کے صدر جناب اسلوب قریشی، ناظم اعلیٰ جناب سیّد مطلوب علی زیدی اور ناظم اطلاعات جناب محمد فاروق قریشی تھے، ۱۹۷۶ء تک اس نے فعال کردار ادا کیا، جس کے سرپرست مولانا سعید احمد رائے پوری تھے۔ بعدازاں جمعیت علماء اسلام میں شامل علماء کرام اور مشائخ عظام کی سرپرستی میں جمعیت طلبائے اسلام کو دے دیا گیا، جس سے مولانا رائے پوری اور ان کے مریدین کا حلقہ الگ ہوگیا۔ جمعیت تمام تر نشیب وفراز کے باوجود برقرار رہی۔ اگرچہ وہ دم خم نہ رہا، جو ۱۹۷۶ء تک تھا۔ بایں ہمہ میاں محمد عارفؒ، جناب ندیم اقبال شہیدؒ، حاجی جاوید ابراہیم پراچہ اور بعدازاں جمعیت علماء اسلام میں موجود نوجوان قیادت جمعیت طلبائے اسلام کی قیادت کرتی رہی اور آج بھی جمعیت طلبائے اسلام بعض علاقوں میں موثر کردار ادا کررہی ہے، بالخصوص خیبرپختونخواہ، بلوچستان اور سندھ کے عصری تعلیمی اداروں میں جمعیت طلبائے نے اپنا سکہ منوایا ہے اور منوارہی ہے، جمعیت طلبائے اسلام کو مولانا فضل الرحمن، مولانا عبدالغفور حیدری، حافظ حسین احمد جیسی موثر قیادت کی سرپرستی حاصل ہے۔ اللہ پاک ہمیشہ سدابہار رکھے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

قادیانیت: علامہ اقبالؒ کی نظر میں

☆......اسلام کا سیدھا سادا مذہب دو قضایا (بنیادوں) پر مبنی ہے، خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ انبیاء کے آخری نبی ہیں۔ (حرف اقبال)

☆......''میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی (قادیانی) اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔'' (''کچھ پرانے خطوط'' ج:۱،ص:۲۹۳)

☆......''میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرلے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔'' (حرف اقبال،ص:۱۲۸،۱۲۹)

☆......''قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت سے ہندوستانی (جھوٹے) پیغمبر (مرزا قادیانی) کی اُمت تیار کرنا ہے۔'' (حرف اقبال)

☆......''قرآن کریم کے بعد نبوت ووحی کا دعویٰ تمام انبیائے کرام کی توہین ہے، یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔'' (فیضان اقبال،ص:۴۳۵)

☆......''قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلام، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لئے قطعاً مضر ومنافی ہے۔'' (فیضان اقبال،ص:۴۳۵)

☆......ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت، بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا، بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ (حرف اقبال،،ص:۱۳۱،۱۳۲)

☆......''میرے نزدیک ''بہائیت''، قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ لیکن مؤخر الذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے، لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔'' (حرف اقبال،ص:۱۲۳)

☆......ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزا نبوت کے موجود ہیں، یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے، تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا۔ (انوار اقبال،ص:۴۴،۴۵)

(انتخاب: مولانا قاضی احسان احمد)

مرزا قادیانی کا تعارف وکردار

(۹) حافظ عبیداللہ

''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ ناقل) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول (ہمارا بڑا بھائی ہوتا تھا جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہوگیا تھا) کی وفات کے چند بعد ہوا تھا۔'' (اسی روایت میں تھوڑا آگے جاکر مرزا کو دوران نماز دورہ پڑنے کا ذکر ہے، مرزا کی بیوی بیان کرتی ہے کہ:) میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ لیٹے ہوئے تھے، میں جب پاس گئی تو فرمایا: میری طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا: کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے اور آسمان تک چلی گئی ہے پھر میں چیخ مار کر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا: دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا: ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے، خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔'' (سیرۃ المہدی، حصہ اول، ص: ۱۳، ۱۵، روایت نمبر: ۱۹، نیا ایڈیشن)

مرزا قادیانی کے خدا کا وعدہ جو وفا نہ ہوا:

قارئین کرام! ہم نے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کو لاحق صرف چند بیماریوں کا ذکر کیا ہے، نیز خود مرزا قادیانی نے اپنے دائم المرض ہونے کا اقرار کیا اور بتایا کہ اسے ہسٹیریا، مراق، دائمی ذیابیطس، دائمی دست، دوران سر جیسے خبیث امراض لاحق تھے، لیکن دوسری طرف اس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ: ''اور خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔''

(ضمیمہ تحفۂ گولڑویہ، روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۴۳)

مرزا قادیانی کی ادویات: نسخے اور کشتے:

آیئے! ایک نظر ڈالتے ہیں ان ادویات اور مقوی کشتوں پر جو مرزا قادیانی کے زیر استعمال رہتے تھے، سب سے پہلے مرزا کا وہ نسخہ جسے الہامی نسخہ کہا جاتا ہے:

زرد جام عشق اور افیون:

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم خادم حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ ناقل) بیان کرتے تھے کہ جب حضرت صاحب نے دوسری شادی کی تو ایک عرصہ تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کی وجہ سے آپ نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا، اس پر وہ الہامی نسخہ جو ''زرد جام عشق'' کے نام سے مشہور ہے بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا (آگے اس نسخہ کی تفصیل یوں بیان کی ہے کہ) ''نسخہ زرد جام عشق'' یہ ہے جس میں ہر حرف سے دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے۔ زعفران، دارچینی، جائفل، افیون، مشک، عقرقرحا، شنگرف، قرنفل یعنی لونگ۔ ان سب کو ہم وزن کوٹ کر گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب کرکے رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔'' (سیرۃ المہدی، جلد اول، حصہ سوم، ص: ۵۳۸، روایت نمبر ۵۱۹، نیا ایڈیشن)

مرزا کے اس الہامی نسخے میں افیون بھی ہے اور افیون کے بارے میں مرزا نے کہا تھا: ''بات یہ ہے کہ شراب اور اس کے بہن بھرا (بھنگ افیون وغیرہ) ایسی خراب شے ہیں کہ ان سے مٹی پلید ہوتی ہے۔'' (''بھرا'' پنجابی میں بھائی کو کہتے ہیں۔ ناقل)

(ملفوظات، جلد دوم، ص: ۴۲۳، پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

اور مرزا قادیانی نے افیون استعمال کرنے والوں کے بارے میں یوں کہا تھا: ''جو لوگ افیون کھاتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں موافق آگئی ہے، مگر وہ موافق نہیں آتی دراصل وہ اپنا کام کرتی رہتی ہے اور قویٰ کو نابود کردیتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد دوم، ص: ۳۲۱، پانچ جلدوں والا ایڈیشن)

ٹانک وائن:

مرزا قادیانی کا لاہور میں ایک مرید تھا، جس کا نام حکیم محمد حسین قریشی تھا، مرزا قادیانی اکثر اسے خط لکھا کرتا تھا کہ فلاں چیز لے کر بھیج دو، مرزا قادیانی اسی حکیم محمد حسین قریشی سے ایک ولایتی شراب ''ٹانک وائن'' بھی منگوایا کرتا تھا، مرزا کے ان خطوط کو حکیم محمد حسین قریشی نے ''خطوط امام بنام غلام'' کے نام سے شائع کروایا، آیئے مرزا کا ایک خط پڑھتے ہیں:

''مجی اخویم

حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے، آپ اشیاء خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں، مگر ٹانک وائن چاہئے، اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت

ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ"

(خطوط امام بنام غلام، ص:۵)

ٹانک وائن ایک مقوی قسم کی شراب ہے، اس کے اجزا کی تفصیل انٹرنیٹ پر وکی پیڈیا کے اس لنک پر دیکھی جاسکتی ہے، جس میں صاف لکھا ہے کہ اس میں الکوحل بھی شامل ہے:

http://en.wikipedia.org/wiki/Buckfast_Tonic_Wine

نیز خود مرزا قادیانی نے "برانڈی، شیری، وسکی، رم، پوٹ، وائن وغیرہ" کو شرابوں کے نام تسلیم کیا ہے۔ (دیکھیں: ازالہ اوہام، حصہ دوم، روحانی خزائن، ج:۳، ص:۳۶۷)

نیم کھلی آنکھیں اور گروپ فوٹو کا شوق:

شاید افیون اور ٹانک وائن کے استعمال کا ہی اثر تھا کہ مرزا قادیانی کی آنکھیں پوری نہیں کھلتی تھیں، یہ ہم نہیں کہتے، مرزا کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے، ملاحظہ کیجئے:

"مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا: حضور! ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ اسی طرح نیم بند ہوگئیں۔" (سیرۃ المہدی، حصہ دوم، ص:۳۶۳، روایت نمبر ۷۰۳، نیا ایڈیشن)

مشک:

"مجی اخوی حکیم محمد حسین صاحب قریشی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جس میں ریشہ اور جھلی اور صوف نہ ہوں اور تازہ اور خوشبودار ہو بذریعہ ویلیو پے ایبل پارسل ارسال فرمادیں، کیونکہ پہلی مشک ختم ہوچکی ہے اور باعث دورہ مرض ضرورت رہتی ہے، یہ لحاظ رکھیں کہ اکثر مشک میں ایک چمڑا جیسا ملا دیتے ہیں یا پرانی اور ردی ہوتی ہے اور خوشبو نہیں رکھتی، ان باتوں کا لحاظ رہے۔" والسلام

(خطوط امام بنام غلام، ص:۶)

مشک ایک خاص قسم کے ہرن کی ناف سے نکالی جاتی ہے اور بہت قیمتی ہوتی ہے، حکیم محمد حسین قریشی کے علاوہ دوسرے مریدین سے بھی مشک منگوائی جاتی تھی اور یہ مستقل طور پر مرزا قادیانی کے زیر استعمال رہتی تھی، چنانچہ مرزا بشیر احمد کا بیان ہے کہ:

"یہاں اتنا ذکر کردینا ضروری ہے کہ آپ کئی قسم کی مقوی دماغ ادویات کا استعمال فرمایا کرتے تھے، مثلاً کوکا، کولا، مچھلی کے تیل کا مرکب، ایسٹن سیرپ، کونین، فولاد وغیرہ اور خواہ کیسی ہی تلخ یا بدمزہ دوا ہو، آپ اس کو بے تکلف پی لیا کرتے تھے۔ سر کے دورے اور سردی کی تکلیف کے لئے سب سے زیادہ آپ مشک یا عنبر استعمال

تمہاری مسجدیں تڑپ رہی ہیں!

اگر تم کو آنکھیں دی گئی تھیں تو اسی لئے تاکہ تم اس کو دیکھو، اگر تم کو دل دیا گیا تھا تو اسی لئے تاکہ صرف اسی کو پیار کرو، اگر تم کو آنسو دیئے گئے تھے تو اسی لئے تاکہ صرف اسی کی یاد میں بہاؤ اور اگر تمہاری پیشانی بلند کی گئی تھی تو اسی لئے تاکہ اسی کے آگے جھکاؤ، پر آہ! تمہاری زبانیں اس کی حمد کے زمزموں سے محروم ہوگئیں، تمہارے دل اس کی محبت کے نہ ہونے سے اجڑ گئے، تمہاری روحوں میں اس کی چاہت کی جگہ غیروں کی چاہتیں بھر گئیں، تمہارے قدم اس کی طرف بڑھنے سے بوجھل ہوگئے اور تمہاری آنکھوں میں اس کے عشق کے دردوغم کے لئے ایک قطرۂ اشک بھی نہ رہا، تمہاری مسجدیں تڑپ رہی ہیں کہ راست بازوں کی تڑپتی ہوئی اور مضطرب نمازیں ان کو نصیب ہوں، مگر حیوانوں اور چارپایوں کے کھڑے رہنے اور اوندھے ہوجانے کے سوا وہاں کچھ نہیں ہوتا حالانکہ تمہارا خدا تمہارے کھڑے رہنے اور اوندھے گر پڑنے کا بھوکا نہیں اور اگر پاؤں پر کھڑا رہنا ہی عبادت ہوتا ہے تو جنگلوں کے درختوں سے زیادہ تم کھڑے نہیں رہ سکتے۔ بہت ہوچکا، اب بھی چھوڑ دو، آہ! بہت سوچکے اب بھی چونک اٹھو، بہت گم ہوچکے، اب بھی اپنے آپ کو پالو، خدا نے تم کو وہ مہلت دی ہے جس سے بڑھ کر آج تک زمین کی کسی مخلوق کو بھی مہلت نہ دی گئی، پھر ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے اپنا رشتہ کاٹ لے اور تمہاری جگہ کسی اور کو اپنی چاہتوں کی شہنشاہی اور اپنی محبت کا تاج وتخت دے دے جیسا کہ اس نے ہمیشہ کیا ہے۔

اگر تم کو اپنا مال ومتاع خدا سے زیادہ محبوب ہے کہ اسے نہ دوگے اور اپنی جانوں کو اس کی محبت سے زیادہ پیارا سمجھتے ہو کہ اس کے لئے دکھ میں نہ ڈالوگے اور اگر تمہارے دلوں کی آہیں، تمہارے جگر کی ٹیسیں اور تمہاری آنکھوں کے آنسو، اب اس کے لئے نہیں رہے بلکہ دوسروں کے ہوگئے ہیں تو یقین کرو کہ وہ بھی تمہارا محتاج نہیں ہے اور اس کی کائنات انسانوں سے بھری پڑی ہے، وہ اگر چاہے گا تو اپنے کلمۂ حق کی خدمت کے لئے درختوں کو جلادے گا، پہاڑوں کو متحرک کردے گا، کنکروں اور خاک کے ذروں کے اندر سے صدائیں اٹھنے لگیں گی، پر وہ فاسق اور نافرمان انسانوں سے کبھی بھی کام نہ لے گا اور اپنے کلام پاک کی عزت کو ناپاکیوں کی گندگی سے کبھی بھی آلودہ نہ ہونے دے گا اور پھر تم مانو یا نا مانو مگر میں نے سچ سچ دیکھا کہ جب تمہارے اندر سے اس کی پکار کا جواب نہ ملا تو وہ دوسروں کو پیار اور محبت کے ہاتھوں سے اشارہ کررہا ہے۔ (مولانا ابوالکلام آزادؒ)

فرمایا کرتے تھے۔ یہ مشک خریدنے کی ڈیوٹی آخری ایام میں حکیم محمد حسین صاحب لاہوری موجد مفرح عنبری کے سپرد تھی۔ عنبر اور مشک دونوں مدت تک سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی کی معرفت بھی آتے رہے۔ مشک کی تو آپ کو اس قدر ضرورت رہتی کہ بعض اوقات سامنے رومال میں باندھ کر رکھتے تھے کہ جس وقت ضرورت ہوئی فوراً نکال لیا۔'' (سیرۃ المہدی، ج:۱، حصہ دوم صفحات:۴۲۸، ۴۲۹، روایت نمبر ۴۴۷، نیا ایڈیشن)

مفرح عنبری:

اسی حکیم محمد حسین قریشی نے ایک کشتہ مفرح عنبری کے نام سے بنایا، یہ کن چیزوں سے تیار ہوا؟ ملاحظہ ہو: ''یاقوت، مروارید، مرجان، یشب، کہربا، کستوری، زعفران وغیرہ کا ہر دلعزیز مرکب۔'' (اشتہار، ص:۲، خطوط امام بنام غلام)

مرزا قادیانی یہ کشتہ بھی استعمال کرتا تھا، چنانچہ حکیم محمد حسین قریشی لکھتا ہے کہ:

''حضرت اقدس اور مفرح عنبری! میں اپنے مولا کریم کے فضل سے اس کو بھی اپنے لئے بے اندازہ فخر و برکت کا موجب سمجھتا ہوں کہ حضور.... (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے۔'' (خطوط امام بنام غلام، ص:۸)

مرزا کی بیماریوں سے متعلق ایک مرزائی عذر:

آپ نے پڑھا کہ خود مرزا کے مطابق اس کے خدا نے اس سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے ہر خبیث مرض اور بیماری سے بچاؤں گا، لیکن اس کے باوجود اسے ذیابیطس، اسہال، مراق، دوران سر، ہسٹریا جیسے مرض لاحق ہوئے اور اکثر تو ایسے لاحق ہوئے جنہوں نے موت تک مرزا کا ساتھ دیا بلکہ اس نے تو اپنی بیماریوں کو اپنے مسیح ہونے کی دلیل بتایا، اس طرح مرزا کے خدا کا وعدہ جھوٹا ثابت ہوا، اس کے جواب میں مرزائی یہ کہا کرتے ہیں کہ نبی کا بیمار ہونا قابل اعتراض نہیں، دیکھو حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری کا ذکر تو قرآن میں بھی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن میں اسی جگہ یہ بھی ہے کہ جب حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنے رب سے التجا فرمائی تو اللہ نے ان کی بیماری کو ایسے دور فرمادیا کہ جیسے کبھی تھی ہی نہیں، جبکہ مرزا کی بیماریاں خود اس کے بقول دائمی تھیں اور اس کی موت بھی انہیں بیماریوں کے سبب سے ہوئی، مرزا نے اپنے خدا سے ان بیماریوں کی شکایت کی تو اسے اس کے خدا نے یہ جواب دیا تھا:

''ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے؟'' (تذکرہ، ص:۶۸۵، طبع چہارم)

جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی کا دعویٰ تو یہ تھا کہ: ''میں جانتا ہوں میری دعائیں کرنے سے پہلے ہی مستجاب ہیں۔'' (مرزا کا خط بنام حکیم نورالدین، مکتوبات احمدیہ، ج:۲، ص:۳۰)

کیا حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا کے جواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ فرمایا تھا کہ کیا ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے؟ نیز مرزا قادیانی نے اپنی بہت سی بیماریوں کے بارے میں یہ دعویٰ کیا کہ احادیث میں یہ بیان ہوا تھا کہ آنے والا مسیح فلاں فلاں بیماری لے کر آئے گا، کوئی بیماری اس کے سر میں ہوگی اور کوئی اس کے جسم کے نچلے حصے میں جبکہ حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری صرف اللہ کی طرف سے بطور امتحان اور ابتلا کے تھی، آپ نے اس پر صبر کیا اور دعا فرمائی تو اللہ نے دور فرمادی۔ (جاری ہے)

پہلے اپنی اصلاح کی فکر کریں

جو شخص ہر وقت دوسروں کی بُرائیوں کا راگ الاپتا رہتا ہو اور خود اپنے عیوب کی پروانہ کرے، وہ سب سے زیادہ تباہ حال ہے، اس کے بجائے اگر وہ اپنی اصلاح کی فکر کرلے اور اپنے طرزِ عمل کا جائزہ لے کر اپنی بُرائیاں دور کرلے تو کم از کم معاشرے سے ایک فرد کی بُرائی ختم ہوجائے گی اور تجربہ یہ ہے کہ معاشرے میں ایک چراغ سے دوسرا چراغ جلتا ہے اور ایک فرد کی اصلاح کسی دوسرے کی اصلاح کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے، معاشرہ درحقیقت افراد ہی کے مجموعے سے عبارت ہے اور اگر افراد میں اپنی اصلاح کی فکر عام ہوجائے تو دھیرے دھیرے پورا معاشرہ بھی سنور سکتا ہے۔ لہٰذا مسئلے کا حل یہ نہیں ہے کہ ہم معاشرے اور اس کی بُرائیوں کو ہر وقت کوستے ہی رہیں، اس سے نہ صرف یہ کہ کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات لوگوں میں مایوسی پھیلتی ہے اور بدعملی کو فروغ ملتا ہے۔

اس کے بجائے مسئلے کا حل قرآن و سنت کے ارشادات کی روشنی میں یہ ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے حالات کا جائزہ لے اور اپنے گریبان میں منہ ڈالنے کی عادت ڈال کر یہ دیکھے کہ اس کے ذمہ اللہ اور اس کے بندوں کے کیا کیا حقوق و فرائض ہیں؟ اور کیا وہ واقعتاً ان حقوق و فرائض کو ٹھیک ٹھیک ادا کر رہا ہے؟ معاشرے کی جن بُرائیوں کا شکوہ اس کی زبان پر ہے، ان میں سے کن بُرائیوں میں وہ خود حصہ دار ہے؟ (مولانا مفتی محمد تقی عثمانی)

ختم نبوت کانفرنس، ٹنڈوالہیار

مفتی ذوالفقار احمد، مدرس جامعہ صدیق اکبر ٹنڈوالہیار

۶/ستمبر کو ہر سال ''یوم دفاع پاکستان'' بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے کہ آج کے دن پاکستان کے بہادر نوجوانوں نے بھارت کو ناکوں چنے چبوائے تھے۔ اسی طرح ۷/ستمبر کو ہم سب مسلمانوں کو بالعموم اور پاکستان کی مسلم قوم کو بالخصوص ایک ایسی خوشی حاصل ہوئی کہ جس کی لذت تاقیامت محسوس ہوتی رہے گی۔ وہ یہ کہ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو متفقہ قرارداد کے ذریعے آئینی طور پر غیرمسلم اقلیت قرار دیا تھا، جس سے پوری مسلم قوم خوشی سے سرشار ہوئی، اور مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے گھروں میں صف ماتم بچھی۔ اسی تاریخی فیصلے کی خوشی میں ہر سال ۷/ستمبر کو یوم ختم نبوت منایا جاتا ہے۔

الحمدللہ! اس سال بھی اسی جوش وجذبے سے یوم ختم نبوت منایا گیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوالہیار کی طرف سے ایک کانفرنس بعنوان ''یوم ختم نبوت کانفرنس'' مورخہ ۶/ستمبر بروز منگل بعد نماز عشاء جامع مسجد میمن محلہ، حضرت مولانا محمد راشد محبوب کی صدارت میں منعقد کی گئی۔ تاکہ اس تاریخی فیصلے کی اہمیت سے نئی نسل کو آگاہ کیا جاسکے۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز بعد نماز عشاء قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا، جس کی سعادت طالب علم محمد حق نواز نے حاصل کی۔ اس کے بعد طالب علم محمد عثمان نے حمد ونعت پیش کی۔ حمد ونعت کے بعد مبلغ ختم نبوت ضلع تھرپارکر مولانا مختار احمد نے عقیدہ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ رب کریم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جن وانس اور تمام جہانوں کے لئے نبی آخرالزمان بنا کر بھیجا ہے، پوری انسانیت کی بخشش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی مرہون منت ہے۔ ان کے بعد مبلغ ختم نبوت ضلع میرپورخاص وسانگھڑ مولانا محمد علی صدیقی نے تقریباً ایک گھنٹہ سے زائد بیان فرمایا جس میں عقیدہ ختم نبوت اور تاجدار مدینہ آقا مدنی پر درود شریف بھیجنے کے فضائل اور اس کی برکات کے واقعات بیان فرمائے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں علماء اور نوجوانوں کے مثالی کردار کو اجاگر کیا اور ان کی لازوال قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بوڑھوں، نوجوانوں، بچوں نے مل کر قربانی دی۔ آخر میں مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے قادیانیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی، مصنوعات کے نام بتائے جن میں شیزان، یونیورسل اسٹیبلائزر، ثمرقند شربت، شاہ تاج شوگر ملز، شاہ نواز ٹیکسٹائل، روبی ٹریول کینٹ کراچی شامل ہیں اور حاضرین سے وعدہ لیا کہ آئندہ ان مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں گے۔ اس کا اثر دوسرے دن ہی ظاہر ہوا کہ حاضرین میں سے حاجی محمد علی اور شمیم بھائی کا فون آیا کہ ہمارے پاس یونیورسل اسٹیبلائزر ہیں ہم نے ان کا استعمال آج سے چھوڑ دیا ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

مبلغ ختم نبوت ضلع حیدرآباد، ٹنڈوالہیار مولانا توصیف احمد نے اپنے مختصر بیان میں فتنہ قادیانیت اور گوہرشاہی کے عقائد ونظریات سے آگاہ فرمایا۔ ٹنڈوالہیار شہر میں گوہرشاہی کے کچھ پیروکار عید میلادالنبی کی آڑ میں اپنے باطل عقائد ونظریات کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ انتظامیہ سے اس کا سخت نوٹس لینے کی درخواست کی۔ مولانا نے کہا کہ تمام مکاتب فکر بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث کے علماء نے گوہرشاہی پر کفر کا فتویٰ جاری کیا ہے اور میرپورخاص، جھنگ، ڈیرہ غازی خان کی عدالتوں نے انجمن سرفروشان کے بانی اور اس کے مریدوں کو سزا سنائی۔

آخر میں کانفرنس کے روح رواں اور مہمان خصوصی مرکزی مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے تفصیلی بیان میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جاں نثاران وطن ملک دشمن طاقتوں کو منہ توڑ جواب دیں گے۔ پاکستانی قوم مملکت خداداد پاکستان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے مذموم ارادوں کو خاک میں ملانا جانتی ہے۔ پاکستان کو میلی نگاہ سے دیکھنے والوں کو دوبارہ خاک چٹائی جاسکتی ہے۔ ۶، ۷/ستمبر جغرافیائی ونظریاتی سرحدات کے تحفظ اور اسلام وپاکستان کی فتح اور قادیانی اور انڈیا کی شکست کا دن ہے۔ عاشقان مصطفیٰ قادیانیوں کے مذموم ایجنڈوں کو ناکام بنا کر نظریاتی سرحد کی حفاظت کریں گے۔ بقول علامہ اقبال'' قادیانی اسلام اور وطن کے غدار ہیں'' یوم دفاع پاکستان اور تحفظ ختم نبوت کا اصل پیغام اپنے اندر اتحاد و یگانگت پیدا کرنا ہے، الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قافلہ رواں دواں ہے آپ بھی اس قافلے کا حصہ بن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن جائیں۔ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت پاکستان، قادیانیوں کو حساس اور کلیدی عہدوں سے برطرف کرے، آخر میں مولانا راشد محبوب (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوالہیار) نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خصوصی دعا فرمائی۔

الحمدللہ! کانفرنس کے انعقاد میں مقامی علماء کرام امیر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد راشد محبوب، مولانا مبین احمد، مولانا افتخار احمد تھانوی، مفتی مجیب الرحمن، مولانا آصف محبوب، مولانا آصف انور، قاری ممتاز احمد، مولانا شکیل احمد اور راقم (ذوالفقار علی) نے مولانا توصیف احمد کے شانہ بشانہ چل کر شب وروز محنت کی عوام وخواص نے بھرپور شرکت فرمائی۔ رب کریم جملہ حضرات کی کاوش کو قبول فرمائیں۔ ☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت

لکی شہر میں ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت نے ۷ر ستمبر یوم ختم نبوت کے حوالے سے پورے ضلع میں پروگرامز کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا، جو کہ الحمد اللہ PK-74 تحصیل نورنگ اور PK-75 تحصیل تاجہ زئی میں 7 ستمبر تک مکمل ہوگئے تھے، اور ساتھ ہی یہ فیصلہ کیا تھا کہ PK-76 لکی تحصیل میں ۷ر ستمبر کے حوالے سے کانفرنس ہوگی۔ اسی سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے ساتھ رابطہ کیا، دونوں حضرات نے نظر کرم فرماتے ہوئے ۲۷ر ستمبر بروز منگل صبح کا وقت عنایت کیا۔ ضلعی مجلس عامہ اور PK-76 تحصیل لکی کے ذمہ دار ساتھیوں نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور کوشش کی۔

۲۷ر ستمبر کو ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ صاحب انصار الاسلام کے رضا کاروں کے چاک و چوبند دستے کے ہمراہ تاجہ زئی کے مقام پر اکابرین کے استقبال کے لئے گئے۔ تاجہ زئی سے انصار الاسلام کے رضا کاروں کی نگرانی میں جامعہ عثمانیہ لکی سٹی کو پہنچے جہاں پر ختم نبوت کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب صاحب، معاون ناظم ماسٹر عمر خان، شیخ الحدیث مولانا احمد سعید صاحب، شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین صاحب، حافظ قدرت اللہ صاحب و دیگر علماء اور طلباء نے پر جوش استقبال کیا۔ تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین صاحب کی صدارت میں قاری فضل الرحمن صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرحیم صاحب، حافظ قدرت اللہ صاحب اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی صاحب کے مختصر بیانات کے بعد اسٹیج سیکرٹری شیخ الحدیث مولانا احمد سعید صاحب نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کو خطاب کی دعوت دی۔ حضرت قاضی صاحب نے انتہائی سلیس زبان میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وضرورت اور رد مرزائیت پر مفصل خطاب کیا اور شرکاء کانفرنس سے عہد لیا کہ زندگی کی آخری سانس تک عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کریں گے۔ حضرت قاضی صاحب کے خطاب کے بعد مفتی محمد رحمن صاحب نے قراردادیں پیش کی۔ اس کے بعد اسٹیج سیکرٹری نے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو خصوصی خطاب کی دعوت دی۔ ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب شروع کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے ۷ر ستمبر کے حوالے سے تحریک ختم نبوت کے حالات وواقعات ایسے انداز سے بیان کئے جیسے سمندر کو کوزے میں بند کرنا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ پوری دنیا میں قادیانیت آخری سانسیں لے رہی ہے اور ان شاء اللہ! وہ وقت دور نہیں جب پوری دنیا میں ایک بھی قادیانی نہیں ہوگا، اور زندہ مثال آپ کے ضلع لکی مروت کے مشہور شہر سرائے نورنگ میں چند سال پہلے ۳۶ افراد نے قادیانیت پر تین حرف بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے تھے۔ اگر میں تفصیل میں جاؤں تو تقریر لمبی ہوجائے گی، لہٰذا میں علماء وطلباء سے خصوصی گزارش کرتا ہوں کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں بھرپور کردار ادا کریں۔ کانفرنس میں جے یو آئی کے شیخ الحدیث مولانا امان اللہ صاحب کے فرزند مولانا اشرف علی صاحب، شیخ الحدیث مولانا صلاح الدین صاحب، مفتی امیر نواز ایڈووکیٹ، حافظ آصف سلیم ایڈووکیٹ، لکی تحصیل کے نائب ناظم ڈاکٹر سرفراز خان، جے یو آئی کے ضلعی ناظم رہنما اور ایم پی اے حاجی منور خان کی نمائندگی کرتے ہوئے حاجی امیر نواز خان، جے یو آئی تحصیل لکی کے امیر مولانا عبدالحق صاحب، جنرل سیکرٹری مولانا شبیر احمد صاحب سمیت کثیر تعداد میں علماء اور دینی مدارس کے طلباء نے شرکت کی تھی۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین صاحب کی دعا سے ختم نبوت کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کے بعد شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب اور مولانا قاضی احسان احمد صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث بزرگ عالم دین مفتی حمید اللہ جان صاحب کی مزاج پرسی کے لئے ان کے گھر گئے۔ مفتی صاحب کی مزاج پرسی اور دعا کے بعد خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کی طرف عازم سفر ہوگئے۔

کانفرنس میں منظور کی گئیں قراردادیں:

۱:... یہ اجتماع حکومت وقت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جماعت احمدی و لاہوری کی خلاف اسلام و پاکستان سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں اور انہیں امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کا پابند بنایا جائے۔

۲:... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے سب سے خطرناک دشمن قادیانیوں کو سرکاری قانون کے موجب کلیدی عہدوں سے ہٹادیا جائے۔

۳:... چند دن پہلے قادیانیوں نے چناب نگر میں نومسلموں اور ختم نبوت کے کارکنوں پر تشدد کیا تھا اور شعائر اسلام کی توہین کی تھی جس کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ملزموں کو گرفتار کرکے سزادی جائیں۔

۴:... آپ حضرات جانتے ہیں کہ قادیانی مصنوعات کی خرید وفروخت دراصل قادیانی معیشت کو مضبوط کرکے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے ساتھ تعاون کرنا ہے اس لئے ہم عام مسلمانوں سے عموماً اور لکی مروت کے تاجر حضرات سے خصوصاً مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرکے عشق مصطفیٰ کا ثبوت دیں۔

۵:... عبدالرحیم ایڈوکیٹ مجذوب نے کچھ عرصہ پہلے پشتو میں ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا ”دنور مظہرونہ“ اب ان کے بیٹے ڈاکٹر فضل الرحیم مروت نے دوبارہ چھاپی ہے۔ یہ کتاب اسلام اور جمہوریت کے خلاف لکھی گئی ہے، ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو ضبط کرے اور اس پر پابندی لگائے۔

۶:... ہم اس عظیم الشان اجتماع کی وساطت سے پورے عالم اسلام پر عموماً اور مقبوضہ کشمیر پر ہونے والے مظالم کی خصوصاً پرزور مذمت کرتے ہیں۔

۷:... ہم حکومت کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے امن وعافیت کا سوال کرتے ہیں لیکن اگر کہیں کڑا وقت آئے تو ہم اپنی فوج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہونگے۔ ان شاءاللہ۔

۸:... لکی مروت میں جن بازاروں میں تجارت کے نام پر بے حیائی اور فحاشی کو فروغ دیا جارہا ہے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت اس کا نوٹس لے۔

۹:... اس عظیم الشان اجتماع سے درخواست ہے کہ وہ یہاں اجتماعی دعا اور انفرادی دعاؤں میں حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب، ختم نبوت کے ضلعی امیر حاجی امیر صالح خان، جمعیت علماء اسلام کے سابقہ صوبائی امیر شیخ الحدیث مولانا امان اللہ صاحب اور ختم نبوت کے ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ صاحب کی صحت وعافیت، ضلع کرک کے امیر مولانا محمود صاحب کے والد صاحب کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

☆☆......................☆☆

خانۂ کعبہ کی مرکزیت اور عالمی انسانی وحدت

خانۂ کعبہ اس دنیا میں عرش الٰہی کا سایہ اور اس کی رحمتوں اور برکتوں کا نقطۂ قدم ہے، یہ وہ آئینہ ہے، جس میں اس کی رحمت وغفاری کی صفتیں اپنا عکس ڈال کر تمام کرۂ ارض کو اپنی شعاعوں سے منور کرتی ہیں، یہ وہ منبع ہے جہاں سے حق پرستی کا چشمہ ابلا اور اسی نے تمام دنیا کو سیراب کیا، یہ روحانی علم ومعرفت کا وہ مطلع ہے جن کی کرنوں نے زمین کے ذرہ ذرہ کو درخشاں کیا اور یہ وہ جغرافی شیرازہ ہے جس میں ملت کے وہ تمام افراد بندھے ہوئے ہیں جو مختلف ملکوں اور اقلیموں میں بستے ہیں، مختلف زبانیں بولتے ہیں، مختلف لباس پہنتے ہیں، مختلف تمدنوں میں زندگی بسر کرتے ہیں، مگر وہ سب کے سب باوجود ان فطری اختلافات اور طبعی امتیازات کے ایک ہی خانہ کعبہ کے گرد چکر لگاتے ہیں اور ایک ہی قبلہ کو اپنا مرکز سمجھتے ہیں اور ایک ہی مقام کو ام القریٰ مان کر وطنیت، قومیت، تمدن ومعاشرت، رنگ وروپ اور دوسرے تمام امتیازات کو مٹا کر ایک ہی وطن، ایک ہی قومیت (آل ابراہیم) ایک ہی تمدن و معاشرت (ملت ابراہیمی) اور ایک ہی زبان (عربی) میں متحد ہوجاتے ہیں اور یہ وہ برادری ہے جس میں دنیا کی تمام قومیں اور مختلف ملکوں کے بسنے والے جو وطنیت اور قومیت کے لفظوں میں گرفتار ہیں، ایک لمحہ اور ایک آن میں داخل ہوتے ہیں، جس سے انسانوں کی بنائی ہوئی تمام زنجیریں اور قیدیں اور بیڑیاں کٹ جاتی ہیں اور تھوڑے دن کے لئے عرصۂ حج میں تمام قومیں ایک ملک میں، ایک لباس احرام میں، ایک موضع میں دوش بدوش ایک قوم بلکہ ایک خانوادہ کی برادری بن کر کھڑی ہوتی ہیں اور ایک ہی بولی میں خدا سے باتیں کرتی ہیں، یہی وحدت کا وہ رنگ ہے جو ان تمام مادی امتیازات کو مٹا دیتا ہے جو انسانوں میں جنگ وجدال اور فتنۂ وفساد کے اسباب ہیں، اس لئے یہ حرم ربانی نہ صرف اسی معنی میں امن کا گھر ہے کہ یہاں ہر قسم کی خونریزی اور ظلم وستم ناروا ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی امن کا گھر ہے کہ تمام دنیا کی قوموں کی ایک برادری قائم کرکے ان کے تمام ظاہری امتیازات کو جو دنیا کی بدامنی کا سبب ہیں، مٹا دیتا ہے۔ لوگ آج یہ خواب دیکھتے ہیں کہ قومیت ووطنیت کی تنگنائیوں سے نکل کر وہ انسانی برادری کے وسعت آباد میں داخل ہوں مگر ملت ابراہیمی کی ابتدائی دعوت اور ملت محمدی کی تجدیدی پکار نے سینکڑوں، ہزاروں برس پہلے اس خواب کو دیکھا اور دنیا کے سامنے اس کی تعبیر پیش کی، لوگ آج تمام دنیا کے لئے ایک واحد زبان (اسپرنٹو) کی ایجاد وکوشش میں مصروف ہیں، مگر خانۂ کعبۂ کی مرکزیت کے فیصلہ نے آل ابراہیم کے لئے مدت دراز سے اس مشکل کو حل کردیا ہے۔“ (سیرت النبی:۲۸۱/۵-۲۸۳)

(علامہ سید سلیمان ندویؒ)

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

وہ احادیث جو محدثین نے اپنی کتابوں میں روایت کیں اور ان پر سکوت فرمایا

(یعنی ان کے ”صحیح“ یا ”حسن“ وغیرہ ہونے کی صراحت نہیں کی)

نویں اور آخری قسط

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

۲۲:... اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ”یکلم الناس فی المھد و کھلاً“ (آل عمران:۴۶) کی تفسیر میں حضرت ابن زید فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے گہوارے یعنی بالکل بچپن میں تو (بطور معجزہ) باتیں کر چکے ہیں اور جب (نازل ہوکر) دجال کو قتل کریں گے اس وقت بھی لوگوں سے باتیں کریں گے، اس وقت وہ کہولت کی عمر میں ہوں گے۔

(درمنثور، ص:۲۰، ج:۲، بحوالہ ابن جریر)

۲۳:... حضرت وہب ابن منبہ کا ایک طویل ارشاد مروی ہے، جس میں یہ بھی ہے کہ یہودیوں کا گمان ہے کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا تھا، نصاریٰ کو بھی یہی گمان ہو گیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز عیسیٰ علیہ السلام کو (آسمان پر) اٹھا لیا تھا۔

(درمنثور، ص:۲۳۹/۲۴۰، ج:۲)

۲۴:... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حبشی (مقابلہ کے لئے) نکلیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ایک جماعت ان کے مقابلہ کے لئے بھیجیں گے، چنانچہ حبشیوں کو شکست ہو جائے گی۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، ص:۲۳۳، ج:۹)

۲۵:... آیت قرآنیہ: ”ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم، فانک انت العزیز الحکیم۔“ (المائدہ:۱۱۸) کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ: ”تیرے یہ بندے (نصاریٰ) اپنی (غلط) باتوں کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں، پس اگر آپ ان کو سزا دیں تو جب بھی آپ مختار ہیں اور اگر آپ ان کی مغفرت فرما دیں، یعنی ان میں سے اُن مومن لوگوں کی مغفرت فرما دیں جن کو میں نے (آسمان پر جاتے وقت دنیا میں) چھوڑا تھا اور (اُن لوگوں کو بھی) جو اس وقت زندہ تھے جب کہ میں قتل دجال کے لئے آسمان سے زمین پر نازل ہوا اور اس وقت انہوں نے اپنے دعویٰ (تثلیث) سے توبہ کر لی اور آپ کی توحید کے قائل ہو گئے اور اس بات کا اقرار کر لیا کہ ہم سب (اللہ کے) بندے ہیں، تو اگر آپ ان کی اس بنا پر مغفرت فرما دیں کہ انہوں نے اپنے دعوائے (تثلیث) سے توبہ کر لی تو (جب بھی آپ مختار ہیں کیونکہ) آپ قدرت والے (اور) حکمت والے ہیں۔

(الدرالمنثور، ص:۳۵۰، ج:۲)

۲۶:... روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جُذام کے وفد سے فرمایا کہ: ”شعیب علیہ السلام کی قوم اور موسیٰ علیہ السلام کی سسرال کا (یعنی تمہارا) آنا مبارک ہو اور قیامت اُس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ مسیح علیہ السلام تمہاری قوم میں نکاح نہ کریں اور ان کے اولاد پیدا نہ ہو۔“ (الخطط، ص:۳۵۰، ج:۲)

مزید احادیث مرفوعہ

۱:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”دجال مدینہ (طیبہ) میں داخل نہ ہو سکے گا بلکہ وہ خندق کے درمیان ہوگا (کیونکہ) اس وقت مدینہ کے ہر درے پر ملائکہ پہرہ دے رہے ہوں گے، پس سب سے پہلے عورتیں اس کی پیروی کریں گی اور جب لوگ اسے پریشان کریں گے تو غصہ میں واپس ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ خندق پر ٹھہرے گا، پھر (جب فلسطین پہنچ کر وہ مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا تو) عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں گے۔

(مجمع الزوائد، ص:۳۴۹، ج:۷، بحوالہ اوسط طبرانی)

۲:... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”وانہ لعلم للساعۃ“ (الزخرف:۶۱) کی تفسیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد نزول عیسیٰ ہے جو قیامت سے پہلے ہوگا۔

(صحیح ابن حبان)

۳:... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر مہدی کہیں گے: آئیے ہمیں نماز پڑھائیے! عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: نہیں! تم (امت محمدیہ) میں سے بعض بعض کے امیر ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے۔ (الحاوی للسیوطی، ص:۶۴، ج:۲، بحوالہ اخبار المہدی لابی نعیم)

۴:... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے (ایک جماعت) حق پر لڑتی رہے گی، یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم طلوع فجر کے

وقت بیت المقدس میں نازل ہو جائیں، وہ مہدی کے پاس اتریں گے پس کہا جائے گا: یا نبی اللہ! آگے آکر ہمیں نماز پڑھایئے، وہ فرمائیں گے: اس امت کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں (لہٰذا تم بھی نماز پڑھا سکتے ہو) اور تم ہی پڑھاؤ۔

(الحاوی، ص:۸۳، ج:۲، بحوالہ سنن ابی عمرو الدانی)

۵:... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت (میں سے ایک جماعت) حق پر ڈٹی رہے گی، یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو جائیں، پس ان کا امام (مہدی) کہے گا: آگے آیئے (اور نماز پڑھایئے) وہ فرمائیں گے: تم زیادہ حق دار ہو، تم میں سے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں، یہ اعزاز اس امت کو بخشا گیا ہے۔

(اقامۃ البرہان للشیخ الغماری، ص:۴۰، ابی یعلی)

۶:... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی مڑ کر دیکھیں گے تو عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہو، پس مہدی کہیں گے: آگے آکر نماز پڑھایئے، عیسیٰ فرمائیں گے: اس نماز کی اقامت تمہارے لئے ہوچکی ہے (لہٰذا یہ نماز تو تم ہی پڑھاؤ) پس عیسیٰ (علیہ السلام) ایک ایسے شخص (مہدی) کے پیچھے نماز پڑھیں گے جو میری اولاد میں سے ہوگا۔

(الحاوی، ص:۸۱، ج:۲، بحوالہ سنن ابی عمرو الدانی)

۷:... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کے گدھے کے دونوں کان کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا (اسی حدیث کے آخر میں ارشاد ہے) اور عیسیٰ ابن مریم نازل ہو کر اس (دجال) کو قتل کریں گے، اس کے بعد لوگ چالیس سال تک (زندگی سے) اس طرح لطف اندوز ہوں گے کہ نہ کوئی مرے گا، نہ کوئی بیمار ہوگا (جانور بھی کسی کو نہ مالی نقصان پہنچائیں گے نہ جانی حتیٰ کہ) آدمی اپنی بکریوں اور جانوروں سے کہے گا: جاؤ! گھاس وغیرہ چرو (یعنی چرنے کے لئے انہیں بغیر چرواہے کے بھیج دے گا) اور وہ بکری دو کھیتوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے کھیت کا ایک خوشہ بھی نہ کھائے گی (بلکہ صرف گھاس اور وہ چیزیں کھائے گی جو جانوروں ہی کے لئے ہیں تاکہ زراعت کا نقصان نہ ہو) اور سانپ اور بچھو کسی کو گزند نہ پہنچائیں گے اور درندے گھروں کے دروازوں پر (بھی) کسی کو ایذا نہ دیں گے اور آدمی زمین میں ہل چلائے بغیر ہی ایک مد گندم بوئے گا تو اس سے سات سو مد (گندم) پیدا ہوگا۔

پس لوگ اسی (خوشحالی) میں بسر کر رہے ہوں گے کہ یاجوج ماجوج کی دیوار (جو کہ ذوالقرنین نے تعمیر کی تھی) توڑ دی جائے گی، اب وہ موج در موج (نکل کر) زمین میں فساد برپا کریں گے، پس اللہ زمین سے ایک جانور مسلط کرے گا جو ان کے کانوں میں گھس جائے گا، اس سے وہ سب کے سب مر جائیں گے اور زمین اُن (کی لاشوں) سے متعفن ہو جائے گی) پس لوگ ان کے تعفن سے پریشان ہو کر اللہ سے فریاد کریں گے تو اللہ ایک غبار آلود ہوا بھیجے گا اور تین دن بعد (اس کے ذریعہ اُن کی تکلیف اس طرح دُور کرے گا کہ یاجوج ماجوج کی لاشیں سمندر میں پھینکی جاچکی ہوں گی اور (اس کے بعد) لوگوں پر تھوڑی ہی مدت گزرے گی کہ آفتاب مغرب سے نکل آئے گا۔

(الحاوی، ص:۸۹، ج:۲، بحوالہ مستدرک حاکم)

مزید آثار صحابہؓ و تابعینؒ

۱:... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب سے دنیا وجود میں آئی کوئی صدی ایسی نہیں گزری جس کے شروع میں کوئی اہم واقعہ نہ ہوا ہو، پس دجال (بھی) کسی صدی کے آغاز پر نکلے گا اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اسے قتل کریں گے۔

(الحاوی، ص:۸۹، ج:۲، بحوالہ تفسیر ابن ابی حاتم)

۲:... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: ''عیسیٰ ابن مریم (امام) مہدی کے پاس نازل ہوں گے اور عیسیٰ (علیہ السلام) ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(الحاوی، ص:۸۷، ج:۲، بحوالہ نعیم بن حماد)

۳:... حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (مشہور تابعی اور امام حدیث) فرماتے ہیں کہ (امام) مہدی اسی امت (محمدیہ) میں سے ہوں گے اور یہ وہی ہیں جو عیسیٰ (ابن مریم علیہما السلام) کی امامت کریں گے۔

(الحاوی، ص:۶۵، ج:۲، بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ)

۴:... حضرت ارطاۃؒ کا ایک ارشاد منقول ہے (جس کے آخر میں ہے) کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک شخص مہدی ظاہر ہوگا جو نیک سیرت ہوگا (اور) قیصر روم کے شہر (قسطنطنیہ) پر لشکر کشی کرے گا، وہ (عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کا سب سے آخری امیر ہوگا، پھر اسی کے زمانہ میں دجال نکلے گا اور اسی کے زمانہ میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔

(الحاوی، ص:۸۰، ج:۲، بحوالہ کتاب الفتن لابی نعیم)

۵:... حضرت قتادہؒ (ملک شام کے بارے میں) فرماتے ہیں کہ: ''لوگ وہیں پر یکجان ہو کر جمع

ہوں گے اور وہیں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے اور وہیں اللہ مسیح کذاب (دجال) کو ہلاک کرے گا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ص:۱۷۰، ج:۱)

۶:... حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ: ''مسیح علیہ السلام دمشق کے مشرقی دروازہ پر سفید پُل کے پاس اس طرح نازل ہوں گے کہ ان کو ایک بادل نے اٹھا رکھا ہوگا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے، ان کے جسم پر دو ملائم کپڑے ہوں گے جن میں سے ایک کو تہ بند بنا کر باندھا ہوا ہوگا، دوسرے چادر کے طور پر اوڑھ رکھا ہوگا، جب سر جھکائیں گے تو اس سے چاندی کے موتی (کی طرح پانی کے قطرے) ٹپکیں گے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ص:۲۱۸، ج:۱)

۷:... حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ: دجال بیت المقدس میں مومنین کا محاصرہ کرے گا، جس سے وہ سخت بھوک کا شکار ہوں گے حتیٰ کہ بھوک کی وجہ سے وہ اپنی کمانوں کی تانت کھانے لگیں گے، پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک صبح کی تاریکی میں ایک آواز سنیں گے تو کہیں گے: ''یہ تو کسی شکم سیر آدمی کی آواز ہے'' پس وہ نظر دوڑائیں گے تو اچانک ان کی نظر عیسیٰ ابن مریم پر پڑے گی، اس وقت نماز (فجر) کی اقامت ہورہی ہوگی، پس مسلمانوں کے امام مہدی پیچھے ہٹیں گے تو عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے: ''آگے بڑھو! کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہارے لئے ہوچکی ہے۔'' چنانچہ اس وقت کی نماز سب کو امام مہدی ہی پڑھائیں گے، پھر اس کے بعد (کی نمازوں میں) امام حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) ہوں گے۔

(الحاوی ص:۸۳، بحوالہ کتاب الفتن لابی نعیم)

۸:... حضرت کعب احبارؒ کا ارشاد ہے کہ: جب عیسیٰ ابن مریم اور مومنین یاجوج وماجوج (کے فتنہ) سے فارغ ہوں گے تو کئی سال کے بعد (جب کہ حضرت عیسیٰ کے انتقال کو بھی کئی سال گزر چکیں گے) لوگوں کو غبار کی طرح ایک چیز نظر آئے گی اور اچانک معلوم ہوگا کہ یہ ایک ہوا ہے، جو اللہ نے مومنین کی روحیں قبض کرنے کے لئے بھیجی ہے، پس یہ مومنین کی آخری جماعت ہوگی جس کی روح قبض کی جائے گی اور ان کے بعد سو سال تک ایسے (کافر) لوگ (دنیا میں) رہیں گے جو نہ کسی دین کو جانتے ہوں گے، نہ سنت کو، یہ لوگ گدھوں کی طرح کھلم کھلا جماع کیا کریں گے، قیامت انہی پر آئے گی۔

(الحاوی ص:۹۰، ج:۲ بحوالہ نعیم بن حماد)

(ختم شد)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
مکمل علاج مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
فیصل
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
133 اجزا کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید
زعفران، جائفل، ناگرموتھ، مغز بندق، آرو خرما، جوہر آہن
مصطگی، جاوتری، بج، مغز بنولہ، سنگھاڑا، کشتہ چاندی
مرواریدہ، دار چینی، اکر، الائچی خورد، بیج کاکج، مغز پوست خرما
ورق طلاء، لونگ، ماکی، الائچی کلاں، بیج خشخاش
ورق نقرہ، گوند کیکر، بیج موسلے، زنجبیل، ماجو
مغز چلغوزہ، مغز بادام، ریش کنوارئی، بہمن سفید، گوند کتیرہ
33 اجزاء

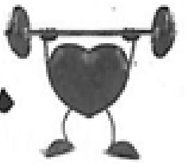
معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔
دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
قیمت 1200 روپے
جگر و معدہ کی اصلاح کرکے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
وزن 500 گرام
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔
آب سیب، آب انار، آب ادرک، ورق نقرہ، تخم خرفہ
آب بہی، آب لیمن، شہد خالص، بہمن سفید، گاؤزبان
زعفران، مروارید، ورق طلاء، کشنیز، بادرنجبویہ
ابریشم، گل سرخ، گل نیلوفر، تخم کاہو، درونج عقربی
صندل سفید، طباشیر، آملہ، جوہر مرجان، مغز تربوز
گل گاؤزبان، الائچی خورد، کہربا شمعی، بہمن سرخ
پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577
فیصل FOODS شارب لائنز ڈی گراؤنڈ سپلائر کالونی فیصل آباد

Regd:SS160

اسلام زندہ باد — فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی — تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

بتاریخ

27, 28

اکتوبر 2016 بروز جمعرات جمعۃ المبارک

35 ویں دو روزہ سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوۃ کانفرنس

بمقام مسلم کالونی چناب نگر

ان شاء اللہ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

زیرِ نگرانی: صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیرِ صدارت: استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم، امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیرِ سرپرستی: پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عنوانات

توحید باری تعالیٰ — سیرت خاتم الانبیاء ﷺ — عقیدہ ختم نبوۃ — حیات عیسیٰ علیہ السلام

عظمت صحابہ و اہل بیت رضی اللہ عنہم — اتحاد امت — اور ظہور مہدی علیہ الرضوان

جیسے اہم موضوعات پر علماء کرام، مشائخ عظام، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے

اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، چناب نگر ضلع چنیوٹ

0300-4304277
0300-6347103
0321-4220552